بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

قَالَ اللّٰہُ تَعَالیٰ :- هُوَ الَّذِیۡۤ اَرۡسَلَ رَسُوۡلَهٗ بِالۡهُدٰی وَدِیۡنِ الۡحَقِّ لِیُظۡهِرَهٗ عَلَی الدِّیۡنِ کُلِّهٖ وَلَوۡ کَرِهَ الۡمُشۡرِکُوۡنَ (القرآن)

ترجمہ : فرمایا اللہ تعالیٰ نے وہی ہے جس نے بھیجا رسولؐ اپنے کو ساتھ ہدایت کے یعنی صحیح طریقہ کے اور (ساتھ واحد) دین حق کے تاکہ غالب کرے اس (دین حق) کو اوپر تمام دینوں پر اور اگرچہ کیسے ہی ناخوش ہوں مشرک۔

جنتی گروہ

ف :- کیا صرف اہلحدیث کہلوا لینا جنت میں جانے کے لئے کافی ہے۔ ہرگز نہیں بلکہ جنت میں داخل ہونے کیلئے بقول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لازمی ہے کہ سنت نبویؐ اور صحابہ کرام رضی اللہ اجمعین کے اجماع کی پیروی کی جائے جو لوگ مسلمان کہلوانے کے باوجود دانستہ صحیح سنت نبویؐ اور اصحابہ کرام رضی اللہ اجمعین کے اجماع کو پس پشت ڈال کر کسی بھی خود ساختہ مذہب سے منسلک ہو جاتے ہیں۔ بقول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسے لوگ جہنم کی آگ میں داخل ہوں گے۔

مرتبہ :- الشیخ ابو عظیم الدین سلفی اہلحدیث راولپنڈی

حدیث شریف

عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلِّغُوْا عَنِّيْ وَلَوْ آيَةً وَحَدِّثُوْا عَنْ بَنِيْ إِسْرَائِيْلَ وَلَا حَرَجَ وَمَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ۔

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

ترجمہ:۔ حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری طرف سے پہنچا دو اگرچہ ایک آیت ہو اور بنی اسرائیل سے حدیث بیان کرو کوئی حرج نہیں ہے۔ (ہاں یاد رکھو) جس نے مجھ پر جان بوجھ کر جھوٹ بولا پس چاہیئے کہ پکڑے اپنا ٹھکانا دوزخ میں۔ (رواہ بخاریؒ)

نوٹ:۔ واضح ہو کہ جو ملاں۔ پیر و مولوی وغیرہ کوئی بھی پرلے درجہ کی ضعیف و باطل حدیث کو دانستہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب کرتے ہیں اور دانستہ اُسے صحیح گردانتے ہوئے لوگوں سے بیان کرتے ہیں وہ یہ جان رکھیں کہ بقول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسے ملاؤں پیروں و مولویوں وغیرہ کا ٹھکانہ جہنم کی آگ میں ہوگا خواہ وہ کسی بھی فرقہ سے تعلق رکھنے والے ہوں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

جو مُلّاں، پیر و مولوی وغیرہ دینِ اسلام میں ایک فرقے سے زیادہ فرقوں کو حق کہتے ہیں وہ کھلے کافر ہیں

قَالَ اللّٰہُ تعالیٰ: وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰہِ جَمِیْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا۔

(القرآن سورت آلِ عمران آیت نمبر ۱۰۳)

ترجمہ:۔ فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ مضبوطی سے پکڑ لو اللہ کی رسّی کو اور فرقے فرقے مت بنو، یعنی کتاب و صحیح سنّت سے چمٹ جاؤ سب اور اپنی اپنی رائے سے مذاہب بنا کر گروہ نہ بنو۔ (القرآن)

حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کِتَابُ اللّٰہِ ھُوَ حَبْلُ اللّٰہِ مَنِ اتَّبَعَہُ کَانَ عَلَی الْھُدٰی وَمَنْ تَرَکَہُ کَانَ عَلَی الضَّلَالَۃِ۔

(رواہ مسلم) از مشکوٰۃ باب مناقب اھل بیت

ترجمہ:۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ کی کتاب ہی اللہ کی رسّی

ہے۔ جس نے اس کی پیروی کی یعنی جو کتاب و سُنّتِ رسولؐ پر چلا وہ ہدایت پر ہوگا جس نے ان کو چھوڑ دیا وہ گمراہی پر ہوگا۔ رواہ مسلم

ف: اہلِ علم جانتے ہیں کہ دینِ اسلام میں فرقہ حق صرف ایک ہی ہے جو اللہ تعالیٰ کی رسّی کو یعنی کتاب و صحیح سُنّت کو مضبوطی سے پکڑے ہوئے ہے اور تا قیامت رہے گا یعنی اس فرقہ کا جب تک ایک بھی شخص اِس دُنیا میں ہوگا قیامت نہیں آئے گی۔

حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَزَالُ طَائِفَۃٌ مِّنْ اُمَّتِیْ ظَاھِرِیْنَ عَلَی الْحَقِّ لَا یَضُرُّھُمْ مَنْ خَذَلَھُمْ حَتّٰی تَقُوْمَ السَّاعَۃُ۔ (مُتفقٌ علَیہِ)

ترجمہ: فرمایا رسُولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وسلّم نے میری اُمّت میں قیامت تک ایک گروہ رہے گا جو حق پر قائم رہنے والا ہوگا اُن کا ساتھ نہ دینے والے اُن کا کچھ نقصان نہ کرسکیں گے۔ (متفق علیہ)

ف: اللہ تعالیٰ اور اُس کے پیغمبر صَلَّی اللہُ علیہ وسلم سے معلوم ہوا کہ فرقہ حق صرف ایک ہی ہے اور جو لوگ مسلمان کہلوانے کے باوجود دانستہ اللہ تعالیٰ کی رسّی کو یعنی کتاب و صحیح سُنّت کو پسِ پشت ڈال کر خود ساختہ مذہبوں کو تھامے ہوئے فرقے فرقے ہو چکے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم سب حق پر ہیں وہ گویا احمقوں کی جنّت میں بستے ہیں اور ایسے لوگوں پر صریح کُفر لازم آتا ہے جیسے کہ احمد یار خان صاحب بریلوی حنفی اپنی کتاب جاء الحق حصّہ اوّل کے صفحہ نمبر ۴۲ پر لکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے

چار دین بنائے ہیں یعنی حنفی ۔ مالکی ۔ شافعی و حنبلی اور اسی طرح اللہ تعالیٰ کے حکم کی کھلی مخالفت کرتے ہوئے فرماتے ہیں بانی دیوبند رشید احمد صاحب گنگوہی دیوبندی حنفی اپنے فتاویٰ رشیدیہ کے صفحہ نمبر ۴ پر کہ مذہب سب حق ہیں یعنی حنفی ۔ مالکی ۔ شافعی و حنبلی اور ان سب مذہبوں کو حق جانو کسی پر طعن نہ کرو ۔ سب کو اپنا امام جانو ۔ از فتاویٰ رشیدیہ

تو سوچنے کی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ کا صاف ، واضح حکم ہے کہ تم سب ایک مذہب پر ہو جاؤ یعنی کتاب و صحیح سُنّت کے ساتھ چمٹ جاؤ ، سب کے سب اور فرقے فرقے مت بنو لیکن کھلا کفر کرتے ہوئے فرماتے ہیں احمد یار خان صاحب بریلوی حنفی اور رشید احمد صاحب گنگوہی دیوبندی حنفی کہ چار مذہب برحق ہیں تو بقول ان کے اگر ایسا ہے تو پھر ان چار مذہب والوں کا آپس میں نفاق کیسا یہ فرقہ بندیاں کیوں اور علیحدہ ، علیحدہ اپنی دوکانداریاں کیوں چمکا رکھی ہیں جو چاہے حنفی ۔ شافعی بن جاوے جو چاہے حنفی، مالکی یا حنبلی ہو جاوے اس کا حنفی علماؤں و پیروں وغیرہ کو کچھ اعتراض نہیں ہونا چاہیئے کیونکہ بقول حنفی علماء وغیرہ چار مذہب حق اللہ تعالیٰ ہی کے بنائے ہوئے ہیں لیکن حنفی مُلّاں وغیرہ یہاں بھی منافقت سے کام لیتے ہوئے اس کے بھی برعکس کرتے ہیں وہ ایسے کہ حنفیہ کے علاوہ باقی تینوں امام نماز میں امام کے پیچھے سورت فاتحہ پڑھنے کو کہتے ہیں لیکن حنفی علماء وغیرہ منع کرتے ہیں بلکہ کہتے ہیں جو امام کے پیچھے سورت فاتحہ پڑھے اُس کے مُنہ میں

آگ اور اسی طرح حنفیہ کے علاوہ تینوں امام جہری نماز میں امام کے سورت فاتحہ پڑھنے کے بعد جہری آواز میں آمین کہنے کو کہتے ہیں لیکن حنفی علماء وغیرہ جہری آواز سے آمین کہنے پر یہود و نصاریٰ کی طرح چڑتے ہیں اور ایسی سینکڑوں باتیں ہیں تینوں اماموں کی جن کی حنفی علماء وغیرہ سخت مخالفت کرتے ہیں لیکن یہ عقل کے اندھے حنفی علماء وغیرہ پھر بھی کہے جاتے ہیں کہ چار مذہب حق اللہ تعالیٰ ہی کے بنائے ہوئے ہیں تو کیا (معاذ اللہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہر قول وفعل چار، چار طرح کا تھا؟ ہرگز ایسا نہیں ہے بلکہ حنفی علماء و پیر وغیرہ دانستہ اللہ تعالیٰ کی رسّی کو یعنی کتاب وصحیح سُنّت کو پسِ پشت ڈال کر نفاق کو حق گردانتے ہوئے اس کا کھلم کھلا اعلان کرتے ہیں کہ ایک مذہب نہیں ہے بلکہ اللہ تعالیٰ کے بنائے ہوئے چار مذہب ہیں یہ اللہ تعالیٰ پر دانستہ جھوٹ باندھا ہے حنفی علماء وغیرہ نے جو کہ صریح کفر ہے جبکہ بقول اللہ تعالیٰ ایک ہی فرقہ حق پر ہے جو جنّت میں داخل ہوگا اور ایک فرقہ جہنّم میں داخل ہوگا جس میں فرقہ بندیوں کو حق سمجھنے والے باقی تمام قسم کے فرقے ہوں گے جو جہنّم میں داخل ہوں گے۔

قولُہٗ تعالیٰ: فَرِيقٌ فِي الْجَنَّةِ وَفَرِيقٌ فِي السَّعِيرِ ۝

(القرآن سورت الشوریٰ آیت نمبر ۷)

ترجمہ:۔ فرمایا اللہ تعالیٰ نے ایک فرقہ ہوگا بیچ جنّت کے اور ایک

فرقہ ہوگا بیچ دوزخ کے۔ (القرآن)

وَقَوْلُہٗ تَعَالیٰ: وَاَنَّ ھٰذَا صِرَاطِیْ مُسْتَقِیْمًا فَاتَّبِعُوْہُ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِکُمْ عَنْ سَبِیْلِہٖ ذٰلِکُمْ وَصّٰکُمْ بِہٖ لَعَلَّکُمْ تَتَّقُوْنَ ○ (القرآن سورت الانعام آیت نمبر ۱۵۳)

ترجمہ: اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے اور یہ ہے دین میرا راستہ (یعنی کتاب و صحیح سنت) جو کہ سیدھا مختصر ہے پس پیروی کرو اس کی اور مت پیروی کرو اور راہوں کی پس متفرق کر دیں گی تم کو راستہ اللہ کے سے اس کا تم کو اللہ تعالیٰ نے تاکیدی حکم دیا ہے تاکہ تم بچو۔ (القرآن)

ف: اس مذکورہ آیت سورت انعام کی تفسیر میں اعتراف کرتے ہوئے احمد یار خان صاحب بریلوی حنفی فرماتے ہیں کہ ترک مستحب ترکِ سنت کا اور ترکِ سنت ترکِ فرض کا ذریعہ ہے چور کو پہلے دروازے پر ہی روکو اس آیت میں اسی طرف اشارہ ہے۔

(از کنز الایمان تفسیر نور العرفان)

حدیث شریف: عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ ابْنِ مَسْعُوْدٍؓ قَالَ خَطَّ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَطًّا ثُمَّ قَالَ ھٰذَا سَبِیْلُ اللّٰہِ ثُمَّ خَطَّ خُطُوْطًا عَنْ یَّمِیْنِہٖ وَعَنْ شِمَالِہٖ وَقَالَ ھٰذِہٖ سُبُلٌ عَلٰی کُلِّ سَبِیْلٍ مِّنْھَا شَیْطَانٌ یَّدْعُوْا اِلَیْہِ وَقَرَاَ وَاَنَّ ھٰذَا صِرَاطِیْ مُسْتَقِیْمًا فَاتَّبِعُوْہُ. اَلْاٰیَۃَ

(رواہ احمد والنسائی والدارمی)

ترجمہ: عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے (سمجھانے) کے لیئے ایک لکیر سیدھی (زمین پہ) کھینچی پھر فرمایا یہ اللہ کا راستہ ہے پھر کئی لکیریں اُس کے دائیں اور بائیں کھینچیں اور پھر فرمایا یہ راستے ہیں ہر راستہ پر شیطان ہے جو اُس کی طرف بُلاتا ہے اور یہ آیت تلاوت فرمائی تحقیق یہ راستہ میرا سیدھا ہے اس کی پیروی کرو۔ رواہ۔ احمدؒ۔ نسائیؒ۔ دارمیؒ

ف: معلوم ہوا کتاب و صحیح سُنّت کی دعوت دینے والے لوگ اللہ کے ولی ہوتے ہیں اور خود ساختہ مذاہب کی طرف بلانے والے لوگ شیطان ہوتے ہیں خواہ وہ کسی روپ ہی میں کیوں نہ ہوں۔

قَوْلُهُ تَعَالٰی: اِنَّ الَّذِیْنَ یَکْفُرُوْنَ بِاللّٰهِ وَ رُسُلِهٖ وَیُرِیْدُوْنَ اَنْ یُّفَرِّقُوْا بَیْنَ اللّٰهِ وَ رُسُلِهٖ وَیَقُوْلُوْنَ نُؤْمِنُ بِبَعْضٍ وَّ نَکْفُرُ بِبَعْضٍ وَّ یُرِیْدُوْنَ اَنْ یَّتَّخِذُوْا بَیْنَ ذٰلِکَ سَبِیْلًا ۙ اُولٰٓئِکَ هُمُ الْکٰفِرُوْنَ حَقًّا ۚ وَ اَعْتَدْنَا لِلْکٰفِرِیْنَ عَذَابًا مُّهِیْنًا ۝ (القرآن سورت النسآء آیات نمبر ۱۵۰ - ۱۵۱)

ترجمہ:- فرمایا اللہ تعالیٰ نے بے شک جو لوگ کُفر کرتے ہیں اللہ تعالیٰ کے ساتھ اور اُس کے رسولوں کے ساتھ اور یوں چاہتے ہیں کہ اللہ کے اور اُس کے رسُولوں کے درمیان تفرقہ ڈال دیں اور کہتے ہیں ایمان لائے ہم ساتھ بعض کے اور کفر کرتے ہیں ہم ساتھ بعض کے اور یوں چاہتے ہیں کہ اس کے درمیان، درمیان کوئی راہ تجویز کریں ایسے لوگ

یقیناً پکے کافر ہیں اور تیار کیا ہے ہم نے واسطے کافروں کے عذاب رسوا کرنے والا۔ (القرآن)

ف: واضح ہو کہ جو لوگ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کو متفرق سمجھتے ہیں اور دانستہ قرآنی آیات کو یعنی اللہ تعالیٰ کے کلام کو اس کے اصل مقصد سے پھیر کر اللہ کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان پر مارتے ہوئے صحیح احادیث کو جھٹلاتے ہیں۔ جیسا کہ اکثر حنفی علماء وغیرہ کرتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ اپنی مرضی سے کتاب و صحیح سنت کے درمیان کوئی راہ نکال لیویں یعنی کچھ قرآن سے لے لیویں کچھ احادیث نبوی سے باقی اپنی رائے و قیاس ڈال کر مذہب بنالیں جیسے فقہ حنفیہ وغیرہ بنا رکھی ہے ایسے لوگ یقیناً پکے کافر ہیں اور کافروں کے لئے عذاب تیار کیا گیا ہے ذلیل کرنے والا، لہٰذا فرماتے ہیں چکڑالویوں کی طرح احمد یار خان صاحب بریلوی حنفی بھی اپنی کتاب جاء الحق حصہ اول صفحہ نمبر ۲۲ پر۔ ہوتے ہوئے کبریا کی گفتار۔ مت مان نبیؐ کا قول و کردار۔ (از جاء الحق) اور خود ہی اعتراف کرتے ہیں اِن مذکورہ آیات سورت النساء کی تفسیر میں احمد یار خان صاحب بریلوی حنفی کہ ایک آیت کا انکار اور سارے قرآن کا انکار یکساں کفر ہے۔ از کنز الایمان تفسیر نور العرفان

ف: معلوم ہوا ایک صحیح حدیث کا انکار اور ساری صحیح حدیثوں کا انکار یکساں کفر ہے کیونکہ سب اللہ کی وحی سے ہیں۔

حدیث شریف: عَنْ مَالِکْ ابن انس رضی اللہ عنہ مُرسلاً قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ تَرَکْتُ فِیْکُمْ اَمْرَیْنِ لَنْ تَضِلُّوْا مَا تَمَسَّکْتُمْ بِھِمَا کِتَابُ اللّٰہِ وَ سُنَّۃُ رَسُوْلِہٖ۔

رواہ موطا امام مالک رح

ترجمہ: مالک بن انس رضی اللہ عنہ سے مرسل روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میں تم میں دو چیزیں چھوڑ کر چلا ہوں تم گمراہ نہیں ہوگے، جب تک مضبوطی سے ان کو پکڑے رکھو گے کتاب اللہ اور اس کے رسول ؐ کی سُنّت۔ رواہ امام مالک فی موطا۔

ف: اس مذکورہ فرمان نبوی ؐ کے مطابق حنفی علماء وغیرہ کی گمراہی میں ذرہ برابر شک و شبہ باقی نہیں رہتا کیونکہ بقول حنفی علماء وغیرہ کے چار مذہب برحق ہیں۔ لہٰذا یہ تو ہو نہیں سکتا کہ حنفی بروقت ان چاروں مذہبوں پر چل سکیں کیونکہ کوئی کچھ کہتا ہے کوئی کچھ جس سے صاف ظاہر ہے کہ یہ حنفی مُلّاں وغیرہ کتاب و سُنّت کو چھوڑے ہوئے ہیں جو کہ عین گمراہی ہے۔

قَوْلُہٗ تعالیٰ: اِنَّ الَّذِیْنَ فَرَّقُوْا دِیْنَھُمْ وَکَانُوْا شِیَعًا لَّسْتَ مِنْھُمْ فِیْ شَیْءٍ اِنَّمَآ اَمْرُھُمْ اِلَی اللّٰہِ ثُمَّ یُنَبِّئُھُمْ بِمَا کَانُوْا یَفْعَلُوْنَ ۝

القرآن سورت الانعام آیت نمبر ۱۵۹

ترجمہ: فرمایا اللہ تعالیٰ نے بے شک جن لوگوں نے اپنے دین کو

متفرق کر دیا اور گروہ گروہ بن گئے آپؐ کا اُن سے کچھ تعلق نہیں بس اُن کا معاملہ اللہ کے حوالے ہے پھر وہ پوچھے گا اُن کو ساتھ اس چیز کے کہ تھے وہ کرتے۔ (القرآن)

ف:۔ اس مذکورہ آیت سورت الانعام کی تفسیر میں احمد یار خان صاحب بریلوی حنفی خود اعتراف کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ پیغمبرؐ کا راستہ چھوڑ کر دین میں اور راستے اپنی رائے سے نکال لئے معلوم ہوا دین میں نئے عقیدے گھڑنا اور انہیں اسلامی عقیدہ جاننا سخت بے دینی ہے یہودیوں کے اکہتر۷۱ فرقے ہوئے عیسائیوں کے بہتر۷۲ اور مسلمانوں کے تہتر۷۳ فرقے ہوں گے ایک جنتی باقی دوزخی ہوں گے۔ جیسا کہ حدیث شریف میں ہے۔

(از کنز الایمان تفسیر نورُ العرفان)

ف: جادو وہ جو سر چڑھ کر بولے اور سچ وہ ہے جسے جھوٹے بھی چُھپا نہ سکیں یہی مثال اِن حنفی علماء وغیرہ کی ہے جو کہتے ہیں کہ چار مذہب حق ہیں لیکن یہاں خود اعتراف کرتے ہیں کہ مسلمانوں میں تہتر۷۳ فرقے ہوں گے یعنی ہر ایک فرقہ ان میں مسلمان ہی کہلا دے گا لیکن ان میں بہتر۷۲ فرقے جو اپنے کو مسلمان ہی کہلواتے ہوں گے دوزخ کی آگ میں داخل کئے جاویں گے اور ایک ہی فرقہ ہو گا جو جنت میں داخل کیا جاوے گا اور اُس مسلمان فرقہ کی کیا نشانی ہے۔ ملاحظہ فرمائیں:

حدیث شریف : عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ ابنِ عُمَرٍؓ وَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیَاتِیَنَّ عَلٰی اُمَّتِیْ کَمَا اَتٰی عَلٰی بَنِیْ اِسْرَآئِیْلَ حَذْوَ النَّعْلِ بِالنَّعْلِ حَتّٰی اِنْ کَانَ مِنْھُمْ مَنْ اَتٰی اُمَّہٗ عَلَانِیَۃً لَکَانَ فِیْ اُمَّتِیْ مَنْ یَّصْنَعُ ذٰالِکَ وَاِنَّ بَنِیْ اِسْرَآئِیْلَ تَفَرَّقَتْ عَلٰی ثِنْتَیْنِ وَسَبْعِیْنَ مِلَّۃً تَفْتَرِقُ اُمَّتِیْ عَلٰی ثَلٰثٍ وَّ سَبْعِیْنَ مِلَّۃً کُلُّھُمْ فِی النَّارِ اِلَّا مِلَّۃً وَّاحِدَۃً قَالُوْا مَنْ ھِیَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ۔

قَالَ مَا اَنَا عَلَیْہِ وَ اَصْحَابِیْ ۔ رَوَاہُ التِّرْمَذِیُّ وَفِیْ رِوَایَۃِ اَحْمَدَ وَاَبِیْ دَاوٗدَ عَنْ مُعَاوِیَۃَ ثِنْتَانِ وَ سَبْعُوْنَ فِی النَّارِ وَوَاحِدَۃٌ فِی الْجَنَّۃِ وَھِیَ الْجَمَاعَۃُ وَ اِنَّہٗ سَیَخْرُجُ فِیْ اُمَّتِیْ اَقْوَامٌ تَتَجَارٰی بِھِمْ تِلْکَ الْاَھْوَآءُ کَمَا یَتَجَارَی الْکَلَبُ بِصَاحِبِہٖ لَا یَبْقٰی مِنْہُ عِرْقٌ وَلَا مَفْصِلٌ اِلَّا دَخَلَہٗ ۔

ترجمہ : عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری اُمت پر ایک زمانہ آئے گا جیسے بنی اسرائیل پر آیا تھا جیسے ایک جوتا دوسرے جُوتے کے ساتھ برابر ہوتا ہے یہاں تک کہ اگر اُن میں سے کوئی اپنی ماں کے پاس ظاہر آیا تھا میری اُمت میں بھی ہوگا جو اِس طرح کرے گا اور بے شک بنی اسرائیل بہتر ۷۲ فرقوں میں متفرق ہوئے تھے اور میری اُمت تہتر ۷۳ فرقوں میں متفرق ہوگی۔ سب وہ آگ میں جاویں گے مگر ایک گروہ صحابہؓ نے پوچھا وہ کون سا

گروہ ہے اے اللہ کے رسولؐ۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس (راستہ) پر میں ہوں اور میرے اصحابہؓ رواہُ ترمذی اور حضرت معاویہؓ سے روایت ہے جس میں ہے کہ بہتر فرقے آگ میں داخل کئے جاویں گے اور ایک جنت میں داخل ہوگا اور یہی گروہ جماعت ہے اور میری اُمّت میں سے کئی قومیں نکلیں گی جن میں ذاتی خواہشات سرایت کر جائیں گی، جس طرح باؤلے کتّے کے کاٹے ہوئے میں زہر سرایت کر جاتا ہے کوئی رگ اور کوئی جوڑ باقی نہیں رہتا مگر اُس میں سرایت کر جاتا ہے۔

ازمشکوٰۃ شریف (باب اِعتصام بالکتاب والسنّۃ)

ف: جیسے کہ آج کل کے اکثر مُلّاں۔ پیر و مولوی وغیرہ دانستہ کتاب و صحیح سُنّت کو پس پشت ڈالے اپنے اپنے مذہب کا ڈھونگ رچائے اِس دنیا کے تھوڑے سے مال و متاع کی خاطر باؤلے کُتّے کے کاٹے ہوئے کی طرح اپنی اپنی خواہشات کی تکمیل کے لئے بھاگتے پھرتے ہیں۔

قولُہٗ تعالیٰ: وَمَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ ۭ وَسَاۗءَتْ مَصِيْرًا ۝

القرآن سورت النسآء آیت نمبر ۱۱۵

ترجمہ: فرمایا اللہ تعالیٰ نے اور جو رسولؐ کی مخالفت کرے گا بعد اس کے کہ اُس کو رسولؐ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی سُنّت واضح ہو چکی تھی اور

مومنوں کا یعنی اصحابہؓ کا راستہ چھوڑ کر دوسری راہ ہو لیا تو ہم اُس کو پھیر دیں گے اُسی طرف جس طرف وہ پھرے گا اور داخل کریں گے ہم اُس کو جہنّم میں اور وہ بُری جگہ ہے جانے کی۔ (القرآن)

ف:- صاف ظاہر ہوا کہ دینِ اسلام میں سُنّتِ نبویؐ کے ہوتے ہوئے کسی بھی بڑے سے بڑے شخص کے اجتہاد یا رائے و قیاس کی کچھ وقعت نہیں خواہ وہ چند ایک صحابیؓ ہی کیوں نہ ہوں لیکن سُنّت نبوی کے نہ ہوتے ہوئے اجماع اصحابہ رضی اللہ اجمعین کے راستے پر چلنا یعنی اجماع اصحابہؓ کے طریقے کو اپنانا فرض ہے۔ جیسے کہ فرمان نبویؐ بھی ہے کہ میری اُمّت کے تہتّر فرقے ہوں گے جس میں ایک ہی فرقہ جنّت میں داخل کیا جاوے گا اور وہی جماعت ہے باقی سب کے سب گروہ آگ میں داخل ہوں گے تو صحابہؓ نے عرض کیا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم وہ کون سا گروہ ہے یعنی اُس گروہ کی نشانی بتلایئے تو فرمایا آپؐ صلی اللہ علیہ وسلّم نے جس راستہ پر میں ہوں اور میرے اصحابہؓ اِس سے معلوم ہوا کہ آپ صلّی اللہ علیہ وسلم کی سُنّت پر ہی اصحابہ اکرام رضی اللہ اجمعین کا اجماع ہے لہٰذا جو لوگ سُنّت نبویؐ پہ اور صحابہ رضی اللہ اجمعین کی جماعت کے ساتھ رہیں وہ جنّت میں داخل ہوں گے اور جو لوگ سُنّتِ نبویؐ کو دانستہ پسِ پشت ڈال کر یا دانستہ اصحابہ اکرام رضی اللہ اجمعین کے اجماع کو چھوڑ کر کسی بھی خود ساختہ مذہب پر چلیں یا دانستہ سُنّت نبوی یا اجماعِ اصحابہؓ کو چھوڑ کر کسی بھی چند ایک صحابیؓ کے اجتہاد کو اپنائے رکھیں وہ جہنّم رسید ہوں گے اور جو اکثر مُلّاں۔ پیر و مولوی وغیرہ حدیث

بیان کرتے ہیں لوگوں کو کتاب و صحیح سُنّت سے دُور رکھنے کے لئے جس میں ہے کہ آپؐ نے فرمایا کہ میرے تمام اصحابی رضؓ ستاروں کی مانند ہیں تم ان میں سے کسی کی بھی پیروی کرو ہدایت پاؤ گے وہ سنداً ضعیف لہٰ موضوع ہے یعنی جھوٹی ہے بلکہ اللہ تعالیٰ کے کلام پاک کے مخالف ہے۔

قَوْلُهُ تَعَالیٰ: وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيلِ الْمُؤْمِنِينَ نُوَلِّهِ مَا تَوَلَّىٰ وَنُصْلِهِ جَهَنَّمَ وَسَاءَتْ مَصِيرًا۔

(سورت النسآء آیت نمبر ۱۱۵)

یعنی فرمایا اللہ تعالیٰ نے اور جو مومنوں کا راستہ چھوڑ کر دوسری طرف ہو لے تو ہم اُس کو جو کچھ وہ کرتا ہے کرنے دیں گے۔ یعنی جس کسی بھی خود ساختہ مذہب پر چلتا ہے چلنے دیں گے اور آخرکار اُس کو جہنم میں داخل کریں گے اور وہ بُری جگہ ہے جانے کی تو سوچنے کی بات ہے کہ اگر چند ایک صحابیؓ کی پیروی کی جاوے گی تو دوسرے اصحابہؓ کی مخالفت لازم آوے گی اور مومنوں کی مخالفت سے جہنم لازم آدے گی اسی لئے اللہ تعالیٰ نے جمع کا لفظ استعمال کرکے واضح کر دیا ہے کہ اصحابہؓ کی اکثریت والے راستہ سے یعنی طریقہ سے ہٹ کر چلنے والے لوگ جہنم رسید ہوں گے یعنی اللہ تعالیٰ سُنّت نبویؐ اور اصحابہؓ کے اجماع کی دانستہ مخالفت کرنے والے لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا اور انہیں اسی طرف یعنی اسی مذہب کے ساتھ چمٹائے رکھتا ہے جس کو وہ اپنا لیتے ہیں اور آخرکار جہنم میں داخل کئے جاویں گے جو بُری جگہ ہے ایسے لوگوں کیلئے

لوٹ کر جانے کی اور اکثر کم فہم و نیم مُلاّں وغیرہ (قَوْلُہٗ تَعَالیٰ وَیَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيلِ الْمُؤْمِنِينَ) سے مراد ہر زمانہ میں مسلمان کہلانے والے لوگوں کی اکثریت کو لیتے ہیں جو کہ صریحاً غلط ہے جیسے کہ احمد یار خان صاحب بریلوی حنفی سورت النسآء کی اس مذکورہ آیت نمبر ۱۱۵ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ ختم فاتحہ، محفلِ میلاد، عُرس بزرگان عَامَّۃُ الْمُسْلِمِیْن کے عمل ہیں یعنی عام مسلمان انہیں اچھا سمجھ کر کرتے ہیں لہٰذا یہ بہتر ہیں۔

(از کنز الایمان تفسیر نور العرفان)

ف: عقلِ سلیم رکھنے والوں کے لئے اشارہ ہی کافی ہے کہ اگر عام مسلمان کہلوانے والے لوگ اگر شرک و بدعت یا کوئی اور بُرائی کرنے لگیں تو کیا وہ حق ہو جاوے گی اور اُن عام مسلمانوں کی روش سے ہٹنے والے لوگ کیا جہنّم رسید ہوں گے۔ جیسا کہ اِن گمراہ مُلّاؤں نے سمجھ رکھا ہے بلکہ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

قَوْلُهُ تَعَالَىٰ: قُل لَّا يَسْتَوِي الْخَبِيثُ وَالطَّيِّبُ وَلَوْ أَعْجَبَكَ كَثْرَةُ الْخَبِيثِ ۚ فَاتَّقُوا اللَّهَ يَا أُولِي الْأَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ۝ (القرآن سورت المآئدہ آیت نمبر ۱۰۰)

ترجمہ: فرمایا اللہ تعالیٰ نے اے پیغمبر کہہ دو کہ پاک اور ناپاک برابر نہیں ہیں خواہ ناپاک کی بہتات تمہیں کتنا ہی فریفتہ کرنے والی ہو پس اے لوگو جو عقل رکھتے ہو، اللہ کی نافرمانی سے بچتے رہو تاکہ تم فلاح پاؤ

(الفت ...)

ف: اُمید ہے کہ ہر عاقل یہ جانتا ہوگا کہ جھوٹوں کی باتوں میں یکسانیت نہیں ہوتی کیونکہ جھوٹے اپنے جھوٹ کو چھپانے کے لئے کبھی کچھ کبھی کچھ کہتے رہتے ہیں بہر حال کبھی نہ کبھی منہ سے سچ نکل ہی جاتا ہے ایسے ہی احمد یار خان صاحب بریلوی حنفی نے سورت النسآء کی آیت نمبر ۱۱۵ کی جو تفسیر فرمائی ہے جس کو آپ پڑھ چکے ہیں اُس کے برعکس اِس مذکورہ آیت سورت المآئدہ کی تفسیر میں خود ہی اعتراف کرتے ہوئے فرماتے ہیں احمد یار خان صاحب بریلوی حنفی کہ اِس آیت سے معلوم ہوا کہ زیادتی تعداد اور کثرتِ رائے دینی آمور میں معتبر نہیں ایک مسلمان سوادِ اعظم ہے لاکھوں کفار یا بے دین سوادِ اعظم نہیں۔

(از کنز الایمان تفسیر نور العرفان)

ف: لہٰذا اکثر سچے مسلمان جانتے ہیں کہ مذہب اسلام میں سُنتِ نبویؐ کے ہوتے ہوئے حضرت ابوبکرؓ و حضرت عمرؓ کے اجتہادی قول و فعل کی بھی کچھ وقعت نہیں چہ جائیکہ عام مسلمان کہلوانے والے لوگوں کے قول و فعل کو دانستہ کتاب و سُنّت کے سامنے حجت پکڑا جائے جیسے کہ مالکی، حنفی، شافعی، حنبلی و دیگر خود ساختہ مذاہب والے پکڑتے ہیں جو کہ صریح کُفر ہے لہٰذا مثال کے طور پر عرض کرتے ہیں کہ حج تمتع کے مشروع ہونے کی دلیل میں حضرت ابن عباسؓ حدیث پیش کرتے تھے جس پر کچھ اصحابہؓ نے کہا ابنِ عباسؓ کو کہ حضرت ابوبکرؓ و عُمرؓ تو حج تمتع کے قائل نہ تھے اُن کے خیال میں تو یہ تھا کہ تمتع سے

حج افراد افضل ہے اور آپؐ تمتع کو کیوں واجب ٹھہراتے ہیں اس کے جواب میں حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا:

حدیث شریف: قَالَ ابنِ عباسٍ رضی اللہ عنہ يُوشِكُ أَنْ تُنْزِلَ عَلَيْكُمْ حِجَارَةً مِّنَ السَّمَاءِ أَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَقُولُونَ قَالَ أَبُوبَكْرٍؓ وَعُمَرُؓ ۔ (از مشکوٰۃ)

ترجمہ: فرمایا حضرت ابنِ عباسؓ نے (اُن صحابہؓ کو جنہوں نے حدیث نبویؐ کے سامنے حضرت ابوبکرؓ و عمرؓ کا خیال پیش کیا تھا) کہ قریب ہے تم پر آسمان سے پتھر برسیں میں کہتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا ہے اور تم کہتے ہو کہ ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما نے یوں کہا ہے۔

وقولہ تعالیٰ: إِلَّا بَلٰغًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِسٰلٰتِهٖ ۚ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُولَهٗ فَإِنَّ لَهٗ نَارَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ أَبَدًا ۝

(القرآن سورت الجن آیت نمبر ۲۳)

ترجمہ: فرمایا اللہ تعالیٰ نے (اے پیغمبرؐ کہہ دے) مگر اللہ کی طرف سے جو مجھ پر وحی آتی ہے اُس کو پہنچانا اور اُس پر عمل کرنا یہ میرا کام ہے (اور یاد رکھو) جو لوگ اللہ اور اُس کے رسولؐ کا کہنا نہیں مانتے۔ (یعنی کتاب و سنّت کی اتباع نہیں کرتے) پھر بے شک اُن لوگوں کے لئے جہنم کی آگ ہے جس میں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔ (القرآن)

ف: سچے اہلِ اسلام جانتے ہیں کہ کتاب و صحیح سُنّت صاف اور واضح ہے ان میں کسی قسم کی کوئی کجی نہیں ہے اور نہ ہی معاذاللہ گول مول چار۔ چار طرح کے ہیں۔ جیسا کہ اِن حنفی ملّاؤں وغیرہ نے سمجھ رکھا ہے کہ کہتے ہیں چار مذہب حق ہیں تو گویا شیطان ابلیس خبیث اور اُس کا کُنبہ ان حنفی عُلماء وغیرہ سے دنیا ہی میں اعتراف کروا رہا ہے کہ حنفیو خود ہی کہہ دو کہ خود ساختہ مذاہب والے جہنمی ہیں۔ لہٰذا ہوش میں آنے کی بات ہے کہ خود ساختہ مذہب حنفیہ دیگر خود ساختہ مذاہب کو چھوڑنے سے جہنم لازم نہیں آتی بلکہ اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کرتے ہوئے یعنی کتاب و صحیح سُنّت کو دانستہ پسِ پشت ڈالتے ہوئے کسی بھی خود ساختہ مذہب کو اپنانے سے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے جہنم کی آگ لازم آتی ہے چہ جائیکہ چار مذہبوں کو دانستہ حق گردانا اور کہنا کہ اِن چاروں مذہبوں کو اللہ تعالیٰ نے بنایا ہے جو کہ کھلا جھوٹ باندھا گیا ہے اللہ تعالیٰ پر لہٰذا ایسے لوگوں کے لئے فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

قولہ تعالیٰ ، وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰی عَلَی اللّٰہِ کَذِبًا اَوْ کَذَّبَ بِالْحَقِّ لَمَّا جَآءَہٗ ؕ اَلَیْسَ فِیْ جَہَنَّمَ مَثْوًی لِّلْکٰفِرِیْنَ ۞ القرآن سورت العنکبوت آیت نمبر ۶۸

ترجمہ: فرمایا اللہ تعالیٰ نے اور اُس شخص سے بڑھ کر کون ظالم ہوگا جو اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھے یا حق کو یعنی کتاب و صحیح سُنّت کو جھٹلائے

جب اُس کے پاس (مُبلغ کے ذریعہ سے) پہنچے کیا ایسے کافروں کا جہنّم میں ٹھکانا نہ ہوگا (یعنی ایسے کافر ضرور جہنم رسید ہوں گے۔

(القرآن)

ف: واضح معلوم ہوا کہ دانستہ اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھنے والے یا مذہب حق کو جھٹلانے والے لوگ کافر ہوتے ہیں۔ اور ان کا ٹھکانا جہنّم کے سوا کہیں نہیں لہٰذا ایسی کھلی آیات سے اُن حنفی علماء وغیرہ کی آنکھیں کھل جانی چاہیئں جو ابھی تک اِس دنیا میں زندہ ہیں اور اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی مہلت میں ہیں جو کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے بنائے ہوئے چار مذہب حق ہیں۔ ایسے لوگ دوہرے بڑے ظالم و کافر ہیں وہ اِس طرح کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ پر بھی جھوٹ باندھا کہ کہا اللہ تعالیٰ نے چار مذہب بنائے ہیں دوسرا یہ کہ حق کو جھٹلایا یعنی کتاب و صحیح سُنّت جو کہ مذہب حق واحد اللہ تعالیٰ کا ہے اِسے پس پشت ڈال کر چار خود ساختہ مذہب اپنا لئے اور کہا چاروں مذہب حق ہیں جب کہ ایسا کہنے سے بھی اِن حنفی علماءٗ وغیرہ پر کُفر لازم آتا ہے۔ کیونکہ بروقت چاروں مذہبوں پر تو چلا نہیں جا سکتا ظاہر ہے کہ یہ حنفی علماء وغیرہ بقایا تینوں حق مذہبوں کو عملاً جھٹلاتے ہیں جو کہ کفر ہے۔ جبکہ اس مذکورہ آیت نمبر ۶۸ سورت العنکبوت کی تفسیر میں خود اعتراف کرتے ہوئے فرماتے ہیں احمد یار خان صاحب بریلوی حنفی کہ جھوٹا مسئلہ بیان کر کے کہنا کہ یہ اللہ کا حکم ہے وغیرہ وغیرہ

سب اللہ پر جھوٹ باندھنا ہے اِس سے معلوم ہوا کہ ہر جھوٹ بُرا ہے لیکن اگر جھوٹ کی نسبت کسی بڑی ہستی کی طرف کی جاوے تو بڑا گناہ ہے۔ جھوٹی حدیث گھڑ کر یہ کہہ دینا کہ حضورؐ نے یہ فرمایا ہے سخت جُرم ہے۔ (یعنی یہ بھی اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھنے کے مترادف ہے) حق سے مراد حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہیں کیونکہ آپ کا ہر قول وفعل یعنی کتاب وسُنّت حق ہے۔ آپؐ سراپا حق ہیں جو ان کے قدم سے وابستہ ہو جاوے وہ بھی حق ہے اگر عبادت کو اِن سے بے تعلقی ہو جائے (یعنی عبادت سُنّتِ نبویؐ کے مطابق نہ ہو) تو باطل ہے۔ از کنز الایمان تفسیر نور العرفان۔

اور اسی مذکورہ آیت سورت العنکبوت کی تفسیر میں اعتراف کرتے ہوئے فرماتے ہیں دیوبندیوں کے پیشوا۔ اشرف علی صاحب تھانوی دیوبندی حنفی کے ایسے ظالموں کی بے انصافی ظاہر ہے کہ بلا دلیل بات کی تو تصدیق کریں اور دلیل والی بات کی تکذیب کریں۔

از اشرف علی صاحب تھانوی دیوبندی حنفی

حدیث شریف: عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَؓ وَ قَالَ کُنْتُ اَکْتُبُ کُلَّ شَیْءٍ اَسْمَعُہٗ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُرِیْدُ حِفْظَہٗ فَنَھَتْنِیْ قُرَیْشٌ وَقَالُوْا اَتَکْتُبُ کُلَّ شَیْءٍ تَسْمَعُہٗ وَرَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَشَرٌ یَتَکَلَّمُ فِی الْغَضَبِ وَالرِّضَا فَاَمْسَکْتُ عَنِ الْکِتَابَۃِ فَذَکَرْتُ ذٰلِکَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَوْمَأَ بِاُصْبُعِہٖ

اِلٰی فِیْہِ فَقَالَ اُکْتُبْ فَوَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ مَا یَخْرُجُ مِنْہُ اِلَّا حَقٌّ ہ

رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ فِیْ بَابِ کِتَابَۃِ الْعِلْمِ

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرؓ و سے روایت ہے کہ میں جو حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم سے سُنتا اُس کو لکھ لیتا اپنے یاد رکھنے کے لیئے پھر قریش کے لوگوں نے مجھے منع کیا لکھنے سے اور کہا کہ تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کی ہر بات لکھ لیتے ہو حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم بشر ہیں وہ غصّے اور خوشی دونوں حالتوں میں باتیں کرتے ہیں یہ سن کر میں نے حدیثِ رسولؐ کو لکھنا چھوڑ دیا پھر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم سے اِس کا ذکر کیا آپؐ نے اُنگلیوں سے اپنے مُنہ کی طرف اِشارہ کیا اور فرمایا لکھا کر قسم اُس ذات پاک کی جس کے ہاتھوں میں میری جان ہے نہیں نکلتی اِس مُنہ سے کوئی بات مگر حق۔ رواہُ ابوداؤد

ف: واضح ہوا کہ حق صرف کتاب وصحیح سُنّت ہے جس کے بارے میں فرمانِ باری تعالیٰ ہے کہ جن لوگوں کے سامنے حق واضح ہوجائے پھر وہ اُس کی تکذیب کریں تو ایسے ظالموں وکافروں کا جہنّم کے سوا کہیں ٹھکانا نہیں لہٰذا سوچنے کی بات ہے کہ بقول حنفی عُلماء وغیرہ چار حق ہیں تو گویا بذاتِ خود اِن حنفی علماء وغیرہ نے یہ تسلیم کرلیا کہ وہ بہت بڑے ظالم وکافر ہیں۔ کیونکہ حنفی علماء وغیرہ باقی تین طرح کے

حق کو عملاً جھٹلاتے ہیں۔

قولہٗ تعالیٰ: فَرِیقًا هَدٰی وَ فَرِیقًا حَقَّ عَلَیْهِمُ الضَّلٰلَةُ اِنَّهُمُ اتَّخَذُوا الشَّیٰطِیْنَ اَوْلِیَآءَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَ یَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ۝ القرآن سورت الاعراف آیت نمبر ۳۰

ترجمہ: فرمایا اللہ تعالیٰ نے ایک فرقہ ھدایت پر ہے اور ایک فرقہ (جس میں باقی تمام فرقے شامل ہیں) جس پر گمراہی ثابت ہو چکی ہے اِن لوگوں نے شیطانوں کو اولیاء بنا رکھا ہے اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر اور سمجھتے ہیں کہ وہ ہدایت پر ہیں۔ (القرآن)

ف: ہر عقل سلیم رکھنے والا شخص اس بات کو بخوبی سمجھ لے گا کہ کوئی بھی ذی ہوش انسان ظاہری شکل میں شیطان کو اولیاء یعنی دوست نہیں بنا سکتا اور نہ ہی غیر فطرتی کام کر کے مثلاً لواطت یا قتل کر کے یا جھوٹ بول کے یا کسی سے دھوکہ و فریب کر کے یا کوئی اور غیر انسانیت کا فعل کر کے یہ نہیں سمجھے گا کہ وہ ہدایت پر ہے لہٰذا اس مذکورہ آیت سے وہ لوگ مراد ہیں جو دانستہ کتاب و صحیح سُنّت کو پس پشت ڈال کر خود ساختہ مذہبوں کے ساتھ چمٹے ہوئے ہیں اور اپنی اپنی جگہ سب سمجھتے ہیں کہ وہ ہدایت پر ہیں جیسے کہ حنفی لوگ اپنے خود ساختہ مذہب پر اور مالکی و شافعی و حنبلی وغیرہ اپنے اپنے خود ساختہ مذہبوں پر خوش ہیں اور گمان رکھتے ہیں کہ ہم ہی حق پر ہیں بلکہ مذہب حنفیہ کے علماء وغیرہ کی فقہ کا کیا کہنا کہ وہ

بڑا گمان کرتے ہیں کہ خود ساختہ مذہبوں میں سے چار مذاہب حق یعنی ہدایت پر ہیں جبکہ اِن مذہبوں کے متعلقہ امام جن کے نام پر یہ خود ساختہ مذاہب بنائے گئے ہیں وہ بری الذمہ ہیں کیونکہ وہ اپنے نام پر کسی قسم کا کوئی مذہب ترتیب دے کر نہیں گئے بلکہ وہ چاروں امامؒ ہر قسم کے نفاق کی تردید کرتے رہے ہیں لہٰذا اِن گمراہ لوگوں نے اُن علماء پیر۔ ملّاں وغیرہ کو اولیاء بنا رکھا ہے۔ جو انسانوں میں درحقیقت شیاطین ہیں جو اِن کو ہر حیلے بہانے سے کسی نہ کسی طرح کتاب و صحیح سُنّت سے دُور رکھتے ہیں کبھی تقلید کے نام پر کبھی اپنی فقہ کے نام پر کبھی باپ دادا کے مذہب کا طعن دے کر کبھی علماء۔ پیر و ملّاں وغیرہ کی اطاعت کرنے کا جھانسہ دے کر یعنی یہ شیاطین۔ پیر و مُلّاں و مولوی وغیرہ کا روپ دھار کر ہر طرح سے لوگوں کو کتاب و صحیح سُنّت سے دُور رکھتے ہیں اور جو لوگ کتاب و سُنّت کو پسِ پشت ڈال کر اپنے آباؤ اجداد کی فقہ کو یا کسی کی تقلید کو یا خود ساختہ مذہبوں کے علماء وغیرہ کی اطاعت کو اہمیّت دیتے ہیں وہ گویا شیاطین کو اولیاء بنائے ہوئے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ وہ ہدایت پر ہیں۔

وقولہ تعالیٰ: مِنَ الَّذِيْنَ فَرَّقُوْا دِيْنَهُمْ وَكَانُوْا شِيَعًاؕ كُلُّ حِزْبٍۭ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُوْنَ ۝

(القرآن سورت الروم آیت نمبر ۳۲)

ترجمہ: اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے جن لوگوں نے اپنے دین کو تقسیم کر لیا

اور ہو گئے فرقے (یعنی ایک مذہب میں سے کئی مذاہب بنا لئے) ہر گروہ اپنے مذہب پر خوش ہے جو اُن کے پاس ہے۔ (القرآن)

ف: یعنی بظاہر ایک ہی دینِ اسلام کا نام لینے والوں نے از خود کئی مذاہب بنا لئے مثال کے طور پر مسلمان کہلوانے والے خود ساختہ مذہبوں میں سے حنفی بھی اپنے آپ کو مسلمان کہلواتے ہوئے کہتے ہیں کہ ہمارا دین کتاب و صحیح سُنّت ہے۔ اِسی طرح مالکی۔ شافعی و حنبلی وغیرہ بھی کہتے ہیں۔ لیکن باوجود اِن کے اس اقرار کرنے کے حنفیوں میں اور دوسرے مسلمان کہلوانے والے خود ساختہ مذہبوں میں زمین و آسمان کا فرق ہے ایک دوسرے سے بہت مختلف ہیں جبکہ سب کا دعویٰ یہی ہے کہ ہمارا دینِ اسلام کتاب و صحیح سُنّت ہے۔ لہٰذا عقلِ سلیم رکھنے والے لوگ حنفیوں کی جاہلیت کو دیکھیں کہ اپنے کُفر کے ساتھ دوسروں کے کُفر کی بھی تائید کرتے ہوئے نعرۂ کفر لگاتے ہوئے کہتے ہیں کہ چار مذہب برحق، یعنی چاروں ہی کتاب و سُنّت سے نکل لے گئے ہیں جب کہ اِس کے برعکس مذکورہ آیت نمبر ۳۲ سورت الروم کی تفسیر میں خود اقرار کرتے ہوئے فرماتے ہیں حنفیوں کے اکابرین جناب احمد یار خان صاحب بریلوی حنفی کہ حضورؐ نے فرمایا میری اُمّت کے تہتر فرقے ہوں گے ایک کے سوا سب دوزخی۔ از کنز الایمان

تفسیر نور العرفان اور اِسی طرح فرماتے ہیں اِس آیت کی تفسیر میں جناب اشرف علی تھانوی صاحب دیوبندی حنفی کہ یعنی حق تو ایک تھا اور باطل بہت ہیں انہوں نے حق کو چھوڑ دیا اور باطل کی مختلف راہیں اختیار کر لیں۔ یہ ٹکڑے ٹکڑے کرنا ہے کہ ایک نے ایک لے لیا دوسرے نے دوسرا۔

از تفسیر اشرف علی صاحب تھانوی دیوبندی حنفی

ف : حنفی علماء وغیرہ بھی خود اعتراف کرتے ہیں کہ دین کے ٹکڑے کرنا یہ ہے کہ جو کسی کو دین میں اپنی مرضی کے موافق ملے وہ لے لے جو موافق نہ ہو وہ چھوڑ دیوے اور ایسے ہی حنفی و دیگر مذاہب کے لوگوں نے کر رکھا ہے کہ کتاب و سُنّت سے جو ان کے مذاہب کے موافق تھا وہ لے لیا جو اُن کے مذہب کے موافق نہ تھا اُسے چھوڑ دیا جو کہ کھلے منافقوں کا کام ہے۔

وَقَوْلُهُ تَعَالیٰ : قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَیَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۝ قُلْ اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّ اللّٰهَ لَا یُحِبُّ الْكٰفِرِیْنَ ۝ القرآن سورت آل عمران آیات نمبر ۳۲-۳۱

ترجمہ : فرمایا اللہ تعالیٰ نے اے پیغمبرؐ کہہ دے کہ اگر تم اللہ تعالیٰ سے محبت رکھتے ہو تو تم لوگ میری پیروی کرو اللہ تعالیٰ تم سے محبت کرنے لگیں گے اور تمہارے سب گناہوں کو معاف کر دیں گے اور اللہ تعالیٰ بڑا معاف کرنے والا بڑا مہربان ہے۔ (اور یہ بھی کہہ دے اے پیغمبرؐ کہ اطاعت کرو اللہ کی اور رسول کی یعنی کتاب و

سُنّت کی پس اگر پھر جاویں پھر بے شک اللہ تعالیٰ کافروں سے مُحبّت نہیں کرتا۔ (القرآن)

ف: (قُولُہٗ تعالیٰ۔ قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ) یعنی فرماتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کہ کہہ دو میرے پیارے رسول صَلَّی اللہ علیہ وسلّم اُن لوگوں سے جو میرے مُحبّ ہونے کے یعنی مسلمان ہونے کے دعویدار ہیں کہ اگر تم واقعی سچے مسلمان ہو تو میری سُنّت کو لازم پکڑو اور اطاعت کرو اللہ کی اور رسولؐ کی (وَقُولُہٗ تعالیٰ فَاِنْ تَوَلَّوْا) یعنی مسلمان ہو جانے کے بعد اگر پھر بھی تم نے قرآن اور احادیث کی اطاعت نہ کرتے ہوئے سُنّت رسول صلی اللہ علیہ وسلّم کو دانستہ لازم نہ پکڑا تو پھر یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ کافروں سے مُحبّت نہیں کرتے یعنی مسلمان کہلوانے والے لوگ بھی اگر دانستہ قرآن اور صحیح احادیث کی اطاعت نہ کرتے ہوئے سُنّت رسول صلی اللہ علیہ وسلّم کو لازم نہ پکڑیں تو بلاشک وہ کافر ہوتے ہیں تو سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اگر بالفرض مالکی مذہب والے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلّم کی اتباع کر رہے ہیں تو حنفی و دیگر خودساختہ فرقے کافر ہیں کیونکہ ظاہر ہے کہ چاروں مذہب والے تو پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی نہیں کر رہے۔ اِن میں سے بعض نے بعض سُنّت نبویؐ کو چھوڑ رکھا ہے بلکہ حنفی تو خود ظاہر کرتے ہیں کہ وہ سُنّت نبویؐ پر نہیں چلتے وہ ایسے کر کہتے ہیں چار مذہب برحق ہیں یعنی چار طرح کے طریقے ہیں

جس سے اتباعِ سُنّت محال ہے۔

وَقُوْلُہٗ تعالیٰ، فَلَا وَرَبِّكَ لَا یُؤْمِنُوْنَ حَتّٰی یُحَکِّمُوْكَ فِیْمَا شَجَرَ بَیْنَھُمْ ثُمَّ لَا یَجِدُوْا فِیْۤ اَنْفُسِھِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَیْتَ وَیُسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ٥

القرآن سورت النسآء آیت نمبر ۶۵

ترجمہ: فرمایا اللہ تعالیٰ نے پھر قسم ہے آپؐ کے رب کی وہ لوگ ایماندار نہ ہوں گے جب تک اُن میں یہ بات نہ ہو کہ آپس میں جو جھگڑا واقع ہو اُس میں وہ لوگ آپ سے تصفیہ کروائیں پھر اُن آپؐ کے فیصلہ سے اپنے دلوں میں تنگی نہ پاویں اور پورا پورا آپؐ کا حکم تسلیم کرلیں۔ (القرآن)

ف: اس آیت نمبر ۶۵ سورت النسآء کی تفسیر میں خود اقرار کرتے ہوئے فرماتے ہیں اشرف علی صاحب تھانوی دیوبندی حنفی کہ آپؐ کے بعد آپ کی شریعت کو حاکم بنائیں۔

از تفسیر اشرف علی صاحب تھانوی دیوبندی حنفی

ف: اللہ تعالیٰ کا اِس آیت میں اُن لوگوں کے بارہ میں خطاب ہے جو کہ اپنے آپ کو مسلمان کہلواتے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کو دانستہ پسِ پشت ڈالے اپنی خواہشات کی پیروی کرتے ہوئے دوسروں کے قول و فعل کو ترجیح دیتے ہیں کہ اگر کوئی جھگڑا اُن میں واقع ہو جائے خواہ وہ جھگڑا نماز و روزہ ادا کرنے کے بابتہ ہو

خواہ حج و زکات کے بارے میں ہو۔خواہ کوئی جھگڑا ہو اُس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حاکم یعنی کتاب و صحیح سُنّت کو حاکم نہیں بناتے بلکہ آپؐ پر دوسروں کو ترجیح دیتے ہوئے اُن کو اپنا حاکم بنا کر اُن کے قول و فعل کو اپنا لیتے ہیں۔ اور بظاہر زبانی اقرار بھی کرتے ہیں کہ ہم اہلِ توحید و اہلِ سُنّت ہیں لیکن دِل میں سُنّتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تنگی محسوس کرتے ہوئے بغض رکھتے ہیں ایسے لوگ بقول اللہ تعالیٰ قسم ہے اللہ تعالیٰ کی کہ وہ سچے مسلمان نہیں ہیں جیسے کہ حنفی۔ مالکی۔ شافعی و حنبلی وغیرہ نے اپنے دینی اختلاف میں آپؐ کو یعنی آپؐ صلی اللہ علیہ وسلم کے قول و فعل کو حاکم نہیں بنایا بلکہ اپنے خودساختہ مذاہب کے علماء۔ و مُلّاں وغیرہ کو حاکم بنا رکھا ہے اور سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اگر یہ حنفی وغیرہ سچے مسلمان ہیں تو اپنے اختلاف میں کتاب و صحیح سُنّت کو حاکم مانتے ہوئے کتاب و سُنّت کے ساتھ سب چمٹ کیوں نہیں جاتے لیکن ایسا کرنے کی بجائے یہ حنفی مُلّاں وغیرہ اپنے نفاق کے ساتھ ساتھ دوسروں کے نفاق کی بھی حمایت کرتے ہوئے نعرۂ کفر بلند کرتے ہیں کہ چار مذہب برحق ہیں یعنی چار حاکم ہیں حق اور سچے مذہب کو یعنی سچے حاکم کو جھٹلاتے ہیں جس کو تمام انسانوں کے لئے اللہ تعالیٰ نے منتخب کیا ہے۔ لہٰذا اِس مختصر وضاحت سے عدم تفرقے کے داعی سچے مذہب اہلحدیث کے

اُن علماء و مُلاّں وغیرہ کی بھی آنکھیں کھل جانی چاہئیں جو باطل فرقوں کے یعنی مذہب حنفی وغیرہ کے اکابرین و مُلاّں وغیرہ سے مصنوعی عزت و شہرت و دولت کے حصول کی خاطر مداہنت سے کام لیتے ہوئے اُن سے دوستی آں کرتے اور روا داریاں نبھاتے ہوئے حق کو چھپاتے ہیں اور دانستہ ایسا طرزِ بیان اختیار کرتے ہیں کہ باطل فرقوں کی حقیقت واضح نہ ہو سکے ایسے اہلحدیث علماء و مُلاّں وغیرہ سُن لیں اور یاد رکھیں کہ فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ :

قَوْلُهُ تَعَالَى: اَلَّذِيْنَ يَتَّخِذُوْنَ الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ؕ اَيَبْتَغُوْنَ عِنْدَهُمُ الْعِزَّةَ فَاِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا ۝ وَقَدْ نَزَّلَ عَلَيْكُمْ فِى الْكِتٰبِ اَنْ اِذَا سَمِعْتُمْ اٰيٰتِ اللّٰهِ يُكْفَرُ بِهَا وَيُسْتَهْزَاُ بِهَا فَلَا تَقْعُدُوْا مَعَهُمْ حَتّٰى يَخُوْضُوْا فِىْ حَدِيْثٍ غَيْرِهٖۤ ۖ اِنَّكُمْ اِذًا مِّثْلُهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ جَامِعُ الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْكٰفِرِيْنَ فِىْ جَهَنَّمَ جَمِيْعًا ۝ القرآن سورت النسآء آیات نمبر ۱۳۹ - ۱۴۰

ترجمہ : فرمایا اللہ تعالیٰ نے جن مسلمان لوگوں کی یہ حالت ہو کہ کافروں کو دوست بنائیں مسلمانوں کے سوا کیا چاہتے ہیں ۔ اُن کافروں سے عزت پس تحقیق تمام عزت تو اللہ کے قبضہ میں ہے ۔ اللہ تعالیٰ تم کو پہلے ہی حکم دے چکا ہے کہ جہاں تم سنو کہ اللہ کی آیات کے خلاف کفر بکا جا رہا ہے اور ان کا مذاق اڑ

اڑایا جارہا ہے تو اُن لوگوں کے پاس مت بیٹھو جب تک کہ وہ کوئی اور بات شروع نہ کر دیں اب اگر تم ایسا کرو گے تو تم بھی انہی جیسے ہو جاؤ گے یقین جانو کہ اللہ تعالیٰ منافقوں اور کافروں کو جہنم میں جمع کرنے والا ہے۔ (القرآن)

وَقَوْلُهُ تَعَالَى : يَآأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۚ اَتُرِيْدُوْنَ اَنْ تَجْعَلُوْا لِلّٰهِ عَلَيْكُمْ سُلْطٰنًا مُّبِيْنًا ۝ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ فِي الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ ۚ وَلَنْ تَجِدَ لَهُمْ نَصِيْرًا ۝ اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا وَاَصْلَحُوْا وَاعْتَصَمُوْا بِاللّٰهِ وَاَخْلَصُوْا دِيْنَهُمْ لِلّٰهِ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۖ وَسَوْفَ يُؤْتِ اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ اَجْرًا عَظِيْمًا ۝ مَا يَفْعَلُ اللّٰهُ بِعَذَابِكُمْ اِنْ شَكَرْتُمْ وَاٰمَنْتُمْ ۚ وَكَانَ اللّٰهُ شَاكِرًا عَلِيْمًا ۝

القرآن سورت النساء آیات نمبر ۱۴۴ تا ۱۴۷

ترجمہ: فرمایا اللہ تعالیٰ نے اے لوگو! ایمان والو یعنی کتاب و سُنّت کو ماننے والو ایمانداروں کے سوا کافروں کو دوست مت بناؤ کیا تم چاہتے ہو کہ اپنے اوپر اللہ تعالیٰ کی حجّتِ صریح قائم کر لو، بے شک منافقین دوزخ کی آگ میں نیچے کے طبقہ میں جائیں گے اور ہرگز نہ پاؤ گے تو واسطے اُن کے مددگار مگر جو لوگ توبہ کر لیں

(یعنی نفاق کو چھوڑ دیں) اور اصلاح کر لیں اور مضبوطی سے پکڑیں اللہ کو یعنی کتاب و سُنّت کو اور اپنے دِین کو خالص اللہ ہی کے لیے کریں۔ (یعنی اللہ کے دین میں کسی اور کی فقہ کو شامل نہ کریں) پس یہ لوگ ایمانداروں کے ساتھ ہوں گے اور ایمانداروں کو اللہ تعالیٰ اَجرِ عظیم عطا فرمائیں گے (اور اے منافقو) اللہ تعالیٰ تم کو سزا دے کر کیا کریں گے اگر تم شکر گذاری کرو اور ایمان لے آؤ اور اللہ تعالیٰ بڑا قدر کرنے والا خوب جاننے والا ہے۔ (القرآن)

ف: بعض اہلحدیث کہلوانے والے علماء۔ و مولوی وغیرہ اپنی کم فہمی کے سبب منافقین کی دینی مجالس میں شرکت کرنا ثواب سمجھتے ہیں اور بعض غریب ایماندار لوگوں کو حقیر نظروں سے دیکھتے ہوئے اُن سے دُور رہتے ہیں اور منافقین کے اکابرین و مُلّاں وغیرہ سے دوستی کر کے فخر محسوس کرتے ہیں اور بعض اہلحدیث کہلوانے والے مُلّاں وغیرہ منافقین کے اجتماع میں یعنی رائے وِنڈ تبلیغی حنفی اجتماع میں حاضری دینا اچھا جانتے ہوئے اُن کی دعا میں شامل ہونا ثواب سمجھتے ہیں جس کا اثر عام لوگوں پر یہ ہوا ہے کہ وہ مذہبِ حق کے لوگوں کو یعنی اہلحدیثوں کو اور اِس خود ساختہ حنفی مذہب کے لوگوں کو تقریباً یکساں سمجھنے لگیں ہیں اور خیال کرتے ہیں کہ یہ لوگ توحید میں ایک دوسرے کے برابر ہیں جبکہ معاملہ اِس کے بہت برعکس ہے اور اِن دونوں مذہبوں میں یعنی مذہب حنفی دیوبندی و تبلیغی وغیرہ میں اور مذہب

اہلحدیث میں توحید و شرک کا فرق ہے (قَوْلُهٗ تعالیٰ وَلَا يُشْرِكُ فِيْ حُكْمِهٖ اَحَدًا ۝ سورت الکہف آیت نمبر ۲۶) یعنی فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ کہ میں اپنے حکم میں کسی کو شریک نہیں بناتا۔ یعنی کتاب و سُنّت کو اگر کوئی پسِ پشت ڈال کر اپنا یا کسی اور کا قول و فعل اللہ کے دین میں حُجّت سمجھے تو وہ صریح مُشرک ہوتا ہے۔ جبکہ حنفی مُلّاں وغیرہ ڈنکے کی چوٹ پر کتاب و صحیح سُنّت کو پسِ پُشت ڈالے چار مذہب برحق کا ڈھونگ رچائے اپنے سینکڑوں علماء وغیرہ کے قول و فعل کو اللہ کے دِین میں شریک کرتے ہوئے اُنہیں حُجّت بناتے ہیں اور کسی دلیل کو طلب کرنے۔ دیکھنے کی کوئی ضرورت نہیں سمجھتے جو کہ شرکِ اکبر ہے لہٰذا اگر پھر بھی مذہبِ حق کے لوگ یعنی وہ اہلحدیث مُلّاں وغیرہ جو ان کو گمراہ جانتے ہوئے بھی اِن سے جہاد نہیں کرتے جبکہ طاقت رکھتے ہوں یا گمراہوں کو کتاب و صحیح سُنّت کی دعوت نہیں دیتے جبکہ تبلیغ کر سکتے ہوں یا اِن کو دل سے بھی بُرا نہیں جانتے تو جان رکھیں کہ ایسے ایمانداری کہلواتے والے لوگوں پر اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان لازم آتا ہے (قَوْلُهٗ تعالیٰ: اِنَّكُمْ اِذًا مِّثْلُهُمْ۔ سورت النساء آیت نمبر ۱۴۰) یعنی فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ کہ ایسے لوگ اُنہی میں سے ہیں۔ اور فرمانِ نبوی ہے۔

حدیث شریف: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ نَبِيٍّ بَعَثَهُ اللّٰهُ فِيْ اُمَّةٍ

قَبْلِیْ اِلَّا کَانَ لَہٗ مِنْ اُمَّتِہٖ حَوَارِیُّوْنَ وَاَصْحَابٌ یَّاْخُذُوْنَ بِسُنَّتِہٖ وَیَقْتَدُوْنَ بِاَمْرِہٖ ثُمَّ اِنَّہَا تَخْلُفُ مِنْ بَعْدِہِمْ خُلُوْفٌ یَقُوْلُوْنَ مَالَا یَفْعَلُوْنَ وَیَفْعَلُوْنَ مَالَا یُؤْمَرُوْنَ فَمَنْ جَاھَدَھُمْ بِیَدِہٖ فَھُوَ مُؤْمِنٌ وَمَنْ جَاھَدَھُمْ بِلِسَانِہٖ فَھُوَ مُؤْمِنٌ وَمَنْ جَاھَدَھُمْ بِقَلْبِہٖ فَھُوَ مُؤْمِنٌ وَلَیْسَ وَرَآءَ ذٰلِکَ مِنَ الْاِیْمَانِ حَبَّۃُ خَرْدَلٍ ۔ رواہ مسلم فی کتاب الایمان

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ سے پہلے کوئی نبی ایسا نہیں بھیجا کہ جس کی اُمت میں سے اُس کے حواری نہ ہوں اور اصحاب نہ ہوں جو اُس کے طریقہ پر چلتے ہیں اور اُس کے حکم کی پیروی کرتے ہیں پھر اُن لوگوں کے بعد ایسے ناخلف لوگ پیدا ہوتے ہیں جو زبان سے کہتے ہیں وہ کرتے نہیں اور وہ کام کرتے ہیں جن کا حکم نہیں پھر جو کوئی ایسے ناخلفوں سے جہاد کرے ہاتھ سے وہ مومن ہے اور جو کوئی جہاد کرے زبان سے (یعنی اُن کو غلط کہے اور ان کی غلط باتوں کا رد کرے) وہ مومن ہے اور جو کوئی جہاد کرے اُن سے دل سے یعنی دِل میں بُرا جانے انہیں وہ مومن ہے۔ اور اِس کے بعد رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان نہیں (یعنی گمراہ بدعتی لوگوں کو اگر دِل سے بھی بُرا نہ جانے تو اُس میں ذرّہ برابر بھی ایمان نہیں) رواہُ مسلم رح

ف: اِن مختصر دلائل کا حاصل مقصد یہ کہ اسلام میں ایک مذہب حق کے سوا کسی اور خود ساختہ مذہب کے حق ہونے کا تصور تک بھی نہیں اور جو لوگ دانستہ سچے مذہب کو جھٹلاتے ہوئے چار خود ساختہ مذاہب کو حق گردانتے ہوئے یہ کہتے ہیں کہ یہ چاروں مذہب اللہ تعالیٰ ہی کے بنائے ہوئے ہیں وہ اللہ تعالیٰ پر صاف جھوٹ باندھتے ہیں اور بقول اللہ تعالیٰ پکے کافر ہیں اور دینِ اسلام میں شرط ہے کہ صحیح سُنّت نبویؐ کے ہوتے ہوئے جو بھی لوگ دانستہ اوروں کی طرف رجوع کرتے ہیں خواہ وہ چند ایک صحابیؓ ہی کے اجتہاد کی طرف رجوع کرتے ہوں وہ اِسلام سے خارج ہیں اور بقول اللہ تعالیٰ ہرگز مسلمان نہیں ہیں اور دینِ اسلام میں صحیح سُنّتِ نبویؐ کے واضح نہ ہوتے ہوئے اصحابہ رضی اللہُ اجمعین کے اجماع کی طرف رجوع کرنا فرض ہے اگر لوگ دانستہ اصحابہ رضی اللہ اجمعین کے اجماع سے منہ موڑتے ہوئے کسی اور طرف چلیں گے تو بقول اللہ تعالیٰ جہنّم رسید ہوں گے اور جو لوگ اپنے یا کسی عالم کے علمی اجتہاد و قیاس کی بنا پر کوئی عمل دین میں کرتے ہوں تو جب بھی اُن کے سامنے اُن کے اپنے کسی عمل کے برعکس سُنّت نبویؐ ظاہر ہو جائے یا اصحابہ رضی اللہ اجمعین کا اجماع معلوم ہو جاوے تو پھر بھی اگر کسی عالم کے علمی اجتہاد یا رائے پر جمے رہیں گے اور دلیل کی پروا نہیں کریں گے وہ ہدایت سے دُور ہو جاویں گے اور اُن کو وہی اعمال یعنی وہی مذہب

اچھا معلوم ہونے لگے گا جس پر وہ ہوں گے اور آخر کار جہنم رسید کر دیئے جاویں گے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے سورت النسآء آیت نمبر ۱۱۵ میں فرمایا ہے اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ میری اُمت سے یعنی تمام مسلمان کہلوانے والے گروہوں سے صرف ایک ہی گروہ جنّت میں داخل کیا جاوے گا باقی تمام گروہ آگ میں داخل کئے جاویں گے یہ سن کر اصحابہ رضؓ نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم وہ کون سا گروہ ہے جو جنّت میں داخل کیا جاوے گا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس پر میں ہوں اور میرے اصحابہ رضؓ یعنی سُنّت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کو اور اجماع اصحابہ رضی اللہ اجمعین کے اجماع کو اپنانا جنّت میں داخل ہونے کے لئے ضروری ہے لہٰذا ہم جنتی گروہ کی نشان دہی کرنے کے لئے اُن سینکڑوں صحیح حدیثوں میں سے صرف چالیس احادیثِ نبویؐ پیش کرتے ہیں جن پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے اصحابہ رضی اللہ اجمعین کا اجماع ہے اور متواترہ ونصوص ہیں اور نص اُس حدیث کو کہتے ہیں جس کی تاویل نہ کی جا سکے اور اس کے باوجود حنفی ملّاں وغیرہ اِن احادیث کو پس پُشت ڈالے ہوئے ہیں جبکہ حنفی مذہب میں بھی یہ متفقہ فیصلہ ہے کہ نص و متواترہ حدیث کا منکر کافر ہے۔

(۱) حدیث شریف: عَنْ اِبْنِ عُمَرؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْوِتْرُ رَكْعَةٌ مِّنْ

آخِرِ اللَّيْلِ ۔ (رواہُ مسلم)

ترجمہ: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وتر ایک رکعت ہے آخر رات میں ۔ (رواہ مسلم)

(۲) حدیث شریف: عَنْ عُبَادَۃَ ابْنِ الصَّامِتِؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا صَلٰوۃَ لِمَنْ لَّمْ یَقْرَأْ بِفَاتِحَۃِ الْکِتَابِ ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

ترجمہ: حضرت عُبادہ بن صامتؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی بھی نماز نہیں ہوتی جس میں سورت فاتحہ نہ پڑھی جاوے ۔ (متفق علیہ)

(۳) وَعَنْ عُبَادَۃَ ابْنِ الصَّامِتِؓ قَالَ کُنَّا خَلْفَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ صَلٰوۃِ الْفَجْرِ فَقَرَأَ فَثَقُلَتْ عَلَیْہِ الْقِرَآءَۃُ فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ لَعَلَّکُمْ تَقْرَءُوْنَ خَلْفَ اِمَامِکُمْ قُلْنَا نَعَمْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ لَا تَفْعَلُوْا اِلَّا بِفَاتِحَۃِ الْکِتَابِ فَاِنَّہٗ لَا صَلٰوۃَ لِمَنْ لَّمْ یَقْرَأْ بِھَا ۔ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَلِلنَّسَآئِیِّ مَعْنَاہُ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِاَبِیْ دَاؤدَ قَالَ وَاَنَا اَقُوْلُ مَا لِیْ یُنَازِعُنِی الْقُرْآنُ فَلَا تَقْرَءُوْا بِشَیْءٍ مِّنَ الْقُرْآنِ اِذَا جَھَرْتُ اِلَّا بِاُمِّ الْقُرْآنِ ۔ (رواہُ اَبُوْدَاؤد

ترمذی ۔ نسائی)

ترجمہ: حضرت عبادہ بن صامتؓ سے روایت ہے کہ فجر کی نماز میں ہم یعنی تمام اصحابہؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے تھے آپؐ نے قرآن پڑھا پھر پڑھنا آپؐ پر بھاری ہو گیا جب نماز سے فارغ ہوئے فرمایا شاید کہ تم امام کے پیچھے قراءت کرتے ہو ہم نے کہا یعنی تمام اصحابہؓ نے کہا ہاں (ہم امام کے پیچھے قراءت کرتے ہیں) اے اللہ کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) تو فرمایا آپؐ نے سورت فاتحہ کے سوا کچھ نہ پڑھو پس تحقیق یہ ہے کہ کوئی بھی نماز نہیں ہوتی جس میں سورت فاتحہ نہ پڑھی جاوے اور دوسری روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں کہتا تھا کیا ہے کہ قرآن میرے ساتھ نزاع کرتا ہے۔ (یعنی میرے پیچھے پیچھے تم بھی جہری قرآن پڑھے جاتے تھے) لہٰذا جب میں جہری قرأت کروں تو تم سورت فاتحہ کے بغیر کچھ نہ پڑھو۔ (رواہ ابوداؤد۔ ترمذی۔ نسائی از مشکوٰۃ باب القرأۃ فی الصلوٰۃ)

نوٹ:۔ اس مذکورہ حکم نبویؐ کے بعد لوگ صرف جہری نمازوں میں سورت فاتحہ کے سوا امام کے پیچھے قرآن پڑھنے سے رک گئے۔

(۴) عَنْ علی بْنُ اَبِیْ طالبؓ اَنَّہٗ کَانَ یَامُرُ وَیُحِبُّ اَنْ یُقْرَأَ خَلْفَ الْاِمَامِ فِی الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ بِفَاتِحَۃِ الْکِتَابِ وَسُوْرَۃٍ وَسُوْرَۃٍ وَفِی الْاُخْرَیَیْنِ بِفَاتِحَۃِ الْکِتَابِ۔ رواہ بخاری فی جزء القرأت

ترجمہ: حضرت علی رضی اللہ عنہ لوگوں کو حکم دیا کرتے تھے کہ امام کے پیچھے ظہر اور عصر کی نمازوں میں سورت فاتحہ کے علاوہ اور بھی ایک ایک سورت پڑھا کرو اور پچھلی دو رکعت میں صرف سورت فاتحہ پڑھا کرو۔ رواہ بخاری فی جزء القرأت

(۵) عَنْ ربیعة الانصاری عَن عُبَادَةَ بن الصَّامت وَكَانَ علی ایلیاء فابطأ عبادة عن صلاة الصُّبح فَاَقَامَ اَبُو نعیم الصلاة وکان اوّل من أذن ببَیت المقدس فجئت مَعَ عبادة حتیٰ صف النّاس وَاَبُو نعیم جَهَرَ بالقرأة فقرأ عُبَادَةَ بامّ القرآن حتیٰ فهمتها منه فلما انصرف قلت سمعتك تقرأ بامّ القرآن فقال نعم صلّٰى بنا النَّبِیّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بعض الصلوات التی یجهر فیها بامّ القرآن فقال لَا یقرأن أحدکم اذا جَهَرَ بالقرأة اِلَّا بامّ القرآن۔

(رواہ بخاری فی جزء القرأت و رواہ ابو داؤد)

ترجمہ: ربیع انصاریؒ کہتے ہیں کہ عُبادہ بن صامتؓ جب ایلیاء میں تھے تو ایک دن فجر کی نماز میں دیر سے پہنچے تو ابو نعیمؒ امامت کرانے لگا (ابو نعیمؒ وہ ہے جس نے سب سے پہلے بیت المقدس میں آذان دی) اور کہتے ہیں ربیع انصاریؒ کہ میں حضرت عبادہؓ کے ساتھ آیا اور لوگوں کے ساتھ صف میں شامل ہو گیا اور ابو نعیمؒ نے

جہری آواز سے قرأت کی پس حضرت عبادہؓ نے امام کے پیچھے اُمّ القرآن یعنی سورت فاتحہ پڑھی حتیٰ کہ میں اس کو سمجھ رہا تھا جب نماز سے فارغ ہوئے تو میں نے کہا حضرت عبادہ سے آپ سورت فاتحہ پڑھ رہے تھے تو فرمایا حضرت عبادہؓ نے ہاں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو اونچی قرأت والی نماز پڑھائی پھر فرمایا بعد اُس نماز کے کہ جب امام اونچی آواز سے قرائت کر رہا ہو تو تم میں سے کوئی قرائت نہ کرے سوائے سورت فاتحہ کے ۔

رواہ بخاریؒ فی جزء القرأت و ابوداؤدؒ

(۶) حدیث شریف: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰی صَلٰوۃً لَّمْ یَقْرَأْ فِیْهَا بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ فَهِیَ خِدَاجٌ فَهِیَ خِدَاجٌ فَهِیَ خِدَاجٌ غَیْرُ تَمَامٍ فَقُلْتُ یَا اَبُوْهُرَیْرَةَ فَاِنِّیْ اَکُوْنُ اَحْیَانًا وَرَاءَ الْاِمَامِ قَالَ فَغَمَزَنِیْ ذِرَاعِیْ ثُمَّ قَالَ اِقْرَأْ بِهَا یَا فَارِسِیْ فِیْ نَفْسِكَ فَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللّٰہ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی قَسَمْتُ الصَّلٰوۃَ بَیْنِیْ وَبَیْنَ عَبْدِیْ نِصْفَیْنِ فَنِصْفُهَا لِیْ وَنِصْفُهَا لِعَبْدِیْ وَلِعَبْدِیْ مَا سَاَلَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللّٰہ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِقْرَءُوْا یَقُوْلُ الْعَبْدُ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ یَقُوْلُ اللّٰہُ حَمِدَنِیْ عَبْدِیْ یَقُوْلُ الْعَبْدُ الرَّحْمٰنِ

الرَّحِیْمِ یَقُوْلُ اللّٰہُ اَثْنٰی عَلَیَّ عَبْدِیْ یَقُوْلُ الْعَبْدُ مَالِكِ یَوْمِ الدِّیْنِ یَقُوْلُ اللّٰہُ مَجَّدَنِیْ عَبْدِیْ یَقُوْلُ الْعَبْدُ اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَاِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ۔ فَھٰذِہِ الْاٰیَةُ بَیْنِیْ وَبَیْنَ عَبْدِیْ وَلِعَبْدِیْ مَا سَاَلَ یَقُوْلُ الْعَبْدُ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ فَھٰؤُلَاءِ لِعَبْدِیْ وَلِعَبْدِیْ مَا سَاَلَ۔

رواہ بخاری فی جزالقرأت و رواہ مسلم وابوداؤد معناہ

ترجمہ: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی بھی نماز پڑھے سورت فاتحہ کے بغیر تو وہ نماز مُردہ ہے۔ وہ نماز مردہ ہے وہ نماز مُردہ ہے۔ مکمل نہیں یعنی زندہ نہیں۔ پھر میں نے کہا یعنی ابوسائب فارسی نے کہا اے ابوہریرہؓ میں امام کے پیچھے ہوں تو پھر ابوسائب فارسی کہتے ہیں میری یہ بات سُن کر حضرت ابوہریرہؓ نے میرا ہاتھ دبایا اور کہا اے فارسی (افسوس ہے تجھ پر) سورت فاتحہ کو آہستہ پڑھا کر پھر بے شک میں نے سُنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میں نے نماز کو یعنی سورت فاتحہ کو میں نے اپنے اور اپنے بندے کے درمیان نصف۔ نصف تقسیم کر دیا ہے۔

پس نماز کا یعنی سورت فاتحہ کا آدھا حصّہ میرا ہے۔ آدھا میرے بندے کا اور میرے بندے کے لئے ہے جو وہ مجھ سے مانگے اور فرمایا رسول اللہ صلیّ اللہ علیہ وسلّم نے کہ پڑھو سورت فاتحہ کو (نماز میں) کہ جب بندہ کہتا ہے نماز میں اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میرے بندے نے میری حمد بیان کی اور جب بندہ کہتا ہے نماز میں اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میرے بندے نے میری ثناء بیان کی۔ اور جب بندہ کہتا ہے نماز میں مَالِكِ یَوْمِ الدِّیْنِ تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میرے بندے نے میری بڑائی بیان کی اور جب بندہ کہتا ہے نماز میں اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَاِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ۔ تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں پس یہ آیت میرے اور میرے بندے کے درمیان ہے اور میرے بندے کے لئے ہے جو اُس نے مجھ سے مطالبہ کیا اور جب بندہ نماز میں کہتا ہے اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ ۝ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْهِمْ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ ۝ تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں پس یہ سب میرے اِس بندے کے واسطے ہے جو اِس نے مجھ سے سوال کیا۔

رواہ بخاری فی جزء القرأت، ورواہ مسلم و ابوداؤد رح

۷ حدیث شریف: عَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدِ الْاَنْصَارِیْؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تُجْزِئُ صَلٰوۃُ الرَّجُلِ حَتّٰی یُقِیْمَ ظَهْرَہٗ فِی الرُّکُوْعِ وَالسُّجُوْدِ۔
رَوَاہُ ابوداؤد والترمذیّ والنسائیّ وَابْنُ مَاجَۃَ والدارمیّ از مشکوۃ فی بابُ الرُّکُوعِ

ترجمہ: حضرت ابومسعود انصاریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا جو مرد رکوع اور سجدے میں اپنی پیٹھ کو سیدھا نہیں کرتا اُس کی نماز نہیں ہوتی۔
رواہ۔ ابوداؤد۔ ترمذی۔ نسائی۔ ابن ماجہ۔ دارمی

(۸) حدیث شریف: عَنْ عُبَادَۃَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللّٰہ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا صَلٰوۃَ لِمَنْ لَّمْ یَقْرَأْ بِفَاتِحَۃِ الْکِتَابِ خَلْفَ الْاِمَامِ۔
رَوَاہُ بیہقی فِی کِتَابِ الْقِرَأت

ترجمہ: حضرت عبادہ بن صامتؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا جو شخص امام کے پیچھے سورت فاتحہ نہ پڑھے اُس کی نماز نہیں ہوتی۔ رواہ بیہقی

۹ حدیث شریف: عَنْ ابْنِ عُمَرؓ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَرْفَعُ یَدَیْہِ حَذْوَ مَنْکِبَیْہِ اِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوۃَ وَاِذَا کَبَّرَ لِلرُّکُوْعِ

وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ رَفَعَهُمَا كَذَالِكَ وَقَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ وَكَانَ لَا يَفْعَلُ ذَالِكَ فِي السُّجُودِ (متفق علیہ)

ترجمہ: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ہاتھ اپنے کندھوں کے برابر تک اُٹھاتے جب نماز شروع کرتے اور جس وقت رکوع کی تکبیر کہتے اور جس وقت اپنا سر رکوع سے اٹھاتے اسی طرح اپنے دونوں ہاتھ اٹھاتے اور کہتے سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ اور سجدوں میں اس طرح نہ کرتے۔

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

(۱۰) حدیث شریف: عَنْ نَافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ إِذَا دَخَلَ فِي الصَّلٰوةِ كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ وَإِذَا رَكَعَ رَفَعَ يَدَيْهِ وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَفَعَ يَدَيْهِ وَإِذَا قَامَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ رَفَعَ يَدَيْهِ وَرَفَعَ ذَالِكَ ابْنُ عُمَرَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

(رواہ بخاری)

ترجمہ: حضرت نافعؒ سے روایت ہے کہ بے شک ابن عمرؓ جس وقت نماز شروع کرتے تکبیر کہتے اور اپنے دونوں ہاتھ اٹھاتے اور جس وقت رکوع کرتے اپنے دونوں ہاتھ اٹھاتے اور

جس وقت کہتے سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ اپنے دونوں ہاتھ اٹھاتے اور جس وقت دونوں رکعتوں سے اُٹھتے اپنے دونوں ہاتھ اٹھاتے اور ابن عمرؓ نے اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک مرفوع کیا (یعنی ابن عمر کہتے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح کیا کرتے تھے) رواہُ بخاریؒ

(۱۱) حدیث شریف: عَنْ مَالِكِ ابْنِ الْحُوَيْرِثِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَبَّرَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى يُحَاذِيَ بِهِمَا اُذُنَيْهِ وَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ فَقَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَعَلَ مِثْلَ ذَالِكَ وَفِيْ رِوَايَةٍ حَتّٰى يُحَاذِيَ بِهِمَا فُرُوْعَ اُذُنَيْهِ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) از مشکوٰۃ فی بَابُ صِفَةِ الصَّلٰوة

ترجمہ: حضرت مالک بن حویرثؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جس وقت تکبیر کہتے اپنے دونوں ہاتھ اٹھاتے یہاں تک کہ ان کو اپنے کانوں کے برابر لے جاتے اور جس وقت رکوع سے اپنا سر اٹھاتے پس کہتے سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَہٗ اور اسی طرح اپنے دونوں ہاتھ اٹھاتے تھے۔ اور ایک روایت میں ہے یہاں تک کہ کانوں کے نچلے حصّے کے برابر ہو جاتے۔ (متفقٌ علیہ)

(۱۲) حدیث شریف: عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍؓ اَنَّهٗ رَاَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَفَعَ يَدَيْهِ حِيْنَ دَخَلَ فِي الصَّلٰوةِ كَبَّرَ ثُمَّ الْتَحَفَ بِثَوْبِهٖ ثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى

عَلَى الْيُسْرٰى فَلَمَّا اَرَادَ اَنْ يَّرْكَعَ اَخْرَجَ يَدَيْهِ مِنَ الثَّوْبِ ثُمَّ رَفَعَهُمَا وَكَبَّرَ فَرَكَعَ فَلَمَّا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ رَفَعَ يَدَيْهِ فَلَمَّا سَجَدَ سَجَدَ بَيْنَ كَفَّيْهِ ـ (رَوَاهُ مُسْلِم)

ترجمہ: حضرت وائل بن حجرؓ سے روایت ہے کہ بے شک میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اپنے دونوں ہاتھ اٹھاتے جب نماز میں داخل ہوتے تکبیر کہتے پھر اپنے ہاتھ کپڑے میں ڈھانک لیتے (یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چادر لے رکھی تھی) پھر اپنا دایاں ہاتھ بائیں پر رکھتے اور جب رکوع کرنے کا ارادہ کرتے کپڑے سے اپنے ہاتھ نکالتے پھر ان کو اٹھاتے پھر تکبیر کہتے پس رکوع کرتے جس وقت سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَه کہتے اپنے دونوں ہاتھ اٹھاتے پھر جب سجدہ کرتے اپنی پیشانی کو پہنچوں کے بیچ میں رکھتے۔

(رواہ مسلم)

(۱۴) حدیث شریف: عَنْ اَبِیْ حُمَیْدِ السَّاعِدِیِّؓ قَالَ فِیْ عَشْرَةٍ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَا اَعْلَمُکُمْ بِصَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالُوْا فَاَعْرِضْ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ اِلَی الصَّلٰوةِ رَفَعَ یَدَیْهِ حَتّٰی یُحَاذِیَ بِهِمَا مَنْکِبَیْهِ ثُمَّ یَرْکَعُ وَیَضَعُ رَاحَتَیْهِ عَلٰی رُکْبَتَیْهِ ثُمَّ یَعْتَدِلُ

فَلَا يُصَبِّيْ رَأْسَهُ وَلَا يُقْنِعُ ثُمَّ يَرْفَعُ رَأْسَهُ فَيَقُوْلُ
سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ ثُمَّ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتّٰى يُحَاذِيَ
بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ مُعْتَدِلًا ثُمَّ يَقُوْلُ اللّٰهُ اَكْبَرُ ثُمَّ
يَهْوِيْ إِلَى الْأَرْضِ سَاجِدًا فَيُجَافِيْ يَدَيْهِ عَنْ جَنْبَيْهِ
وَيَفْتَحُ اَصَابِعَ رِجْلَيْهِ ثُمَّ يَرْفَعُ رَأْسَهُ وَيَثْنِيْ رِجْلَهُ
الْيُسْرٰى فَيَقْعُدُ عَلَيْهَا ثُمَّ يَعْتَدِلُ حَتّٰى يَرْجِعَ
كُلُّ عَظْمٍ إِلٰى مَوْضِعِهِ مُعْتَدِلًا ثُمَّ يَسْجُدُ ثُمَّ
يَقُوْلُ اللّٰهُ اَكْبَرُ وَيَرْفَعُ وَيَثْنِيْ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى
فَيَقْعُدُ عَلَيْهَا ثُمَّ يَعْتَدِلُ حَتّٰى يَرْجِعَ كُلُّ عَظْمٍ
إِلٰى مَوَاضِعِهِ ثُمَّ يَنْهَضُ ثُمَّ يَصْنَعُ فِي الرَّكْعَةِ
الثَّانِيَةِ مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ إِذَا قَامَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ
كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى يُحَاذِيَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ كَمَا
كَبَّرَ عِنْدَ افْتِتَاحِ الصَّلٰوةِ ثُمَّ يَصْنَعُ ذٰلِكَ فِيْ
بَقِيَّةِ صَلٰوتِهِ حَتّٰى إِذَا كَانَتِ السَّجْدَةُ الَّتِيْ فِيْهَا
التَّسْلِيْمُ اَخْرَجَ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى وَقَعَدَ مُتَوَرِّكًا
عَلٰى شِقِّهِ الْاَيْسَرِ ثُمَّ سَلَّمَ قَالُوْا صَدَقْتَ هٰكَذَا
كَانَ يُصَلِّيْ ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ وَالدَّارِمِيُّ وَرَوَى
التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ مَعْنَاهُ

ترجمہ: حضرت ابو حمید ساعدیؓ سے روایت ہے کہ اُس نے نبی صلی اللہ

علیہ وسلم کے دس اصحاب رضہ میں کہا (یعنی ابو حمید ساعدی اصحابی رضہ نے اور دس اصحابہم کو کہا) کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز تم سب سے زیادہ جانتا ہوں انہوں نے کہا پس بیان کر تو ابو حمید ساعدی رضہ نے کہا کہ نبی صلّی اللہُ علیہ وسلّم جس وقت نماز کی طرف کھڑے ہوتے اپنے دونوں ہاتھ اٹھاتے یہاں تک کہ ان کو کندھوں کے برابر کرتے پھر تکبیر کہتے پھر پڑھتے پھر تکبیر کہتے اور دونوں ہاتھ کندھوں کے برابر تک اٹھاتے پھر رکوع کرتے اپنی ہتھیلیاں گھٹنوں پر رکھتے پھر کمر سیدھی کرتے نہ اپنے سر کو جھکاتے اور نہ بلند کرتے پھر اپنا سر اٹھاتے اور کہتے سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَہٗ پھر اپنے دونوں ہاتھ اٹھاتے یہاں تک کہ کندھوں کے برابر کرتے اس حال میں کہ سیدھے کھڑے ہوتے پھر فرماتے اللہ اکبر پھر سجدہ کرنے کے لیے زمین کی طرف جھکتے اپنے دونوں ہاتھ اپنے پہلوؤں سے دور رکھتے اپنے پاؤں کی انگلیاں کھولتے پھر اپنا سر اٹھاتے اور اپنا بایاں پاؤں موڑتے اس پر بیٹھتے پھر سیدھے ہوتے یہاں تک کہ ہر ہڈی اپنی جگہ آجاتی اس حال میں کہ برابر ہوتے پھر سجدہ کرتے پھر کہتے اللہ اکبر اور اٹھتے اور بایاں پاؤں موڑتے اس پر بیٹھتے پھر اعتدال کرتے یہاں تک کہ ہر ہڈی اپنی جگہ آجاتی پھر کھڑے ہوتے پھر دوسری رکعت میں اس طرح کرتے پھر جس وقت دو رکعت پڑھ کر کھڑے ہوتے اللہُ اکبر کہتے اور دونوں

ہاتھ کندھوں تک اٹھاتے جیسے کہ انہوں تکبیر کہی تھی نماز کے شروع کرنے کے وقت پھر اپنی باقی نماز میں اسی طرح کرتے یہاں تک کہ جب وہ سجدہ ہوتا جس کے بعد سلام ہے اپنا بایاں پاؤں نکالتے اور کولی پر بیٹھتے بائیں جانب پر۔ پھر سلام پھیرتے انہوں نے کہا یعنی باقی دس اصحابیوں رضؓ نے حضرت حمید ساعدی رضؓ کو کہا تو نے سچ کہا آپؐ صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح نماز پڑھا کرتے تھے

رواہ ، ابوداؤد ۔ دارمی ۔ ترمذی ۔ ابن ماجہ

نوٹ : ابوحمید ساعدی رضؓ نے جن دس اصحابہ رضی اللہ اجمعین کے سامنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا طریقہ بیان کیا تھا ان دس اصحابہ رضؓ میں سے تھے ۔ حضرت قتادہ رضؓ ، حضرت ابوہریرہ رضؓ حضرت ابو اسید رضؓ ، حضرت سہیل بن ساعد رضؓ ، حضرت محمد بن مسلم وغیرہ

(رواہ ابوداؤد)

(۱۴) **حدیث شریف :** عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ رضؓ اَنَّهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَبَّرَ لِلصَّلٰوةِ جَعَلَ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ وَاِذَا رَكَعَ فَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ وَاِذَا رَفَعَ لِلسُّجُوْدِ فَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ وَاِذَا قَامَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ فَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ۔

رواہ ابوداؤد و رواہ بخاری فی کتاب رفع الیدین بمعناہ

ترجمہ : حضرت ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

جب تکبیر تحریمہ کہتے اپنے دونوں ہاتھ کندھوں کے برابر اُٹھاتے جب رکوع کرتے تو اسی طرح کرتے (یعنی اپنے دونوں ہاتھ کندھوں کے برابر تک اٹھاتے) جب رکوع سے اٹھتے سجدے کے واسطے تو اسی طرح کرتے (یعنی اپنے دونوں ہاتھ کندھوں کے برابر تک اٹھاتے) جب دو رکعتیں پڑھ کر کھڑے ہوتے تو اسی طرح کرتے (یعنی اپنے دونوں ہاتھ کندھوں کے برابر تک اٹھاتے)

رواہُ ابوداؤد و بخاریؒ فی کتاب رفع الیدین

نوٹ: حضرت ابوہریرہؓ نماز پڑھنے کے بعد فرمایا کرتے تھے کہ میری نماز تم سب سے زیادہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز سے مشابہ ہے۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح نماز پڑھتے رہے۔ (حَتّٰی فَارَقَ الدُّنْیَا)۔ یہاں تک کہ آپؐ کی وفات ہوئی۔

رُواہُ بخاری صفحہ نمبر ۲۰۳ جلد نمبر ۱

(۱۵) حدیث شریف: عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَۃَؓ قَالَ صَلَّیْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَکُنَّا اِذَا سَلَّمْنَا قُلْنَا بِاَیْدِیْنَا اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ فَنَظَرَ اِلَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا شَأْنُکُمْ تُشِیْرُوْنَ بِاَیْدِیْکُمْ کَاَنَّھَا اَذْنَابُ خَیْلٍ شُمُسٍ اِذَا سَلَّمَ اَحَدُکُمْ فَلْیَلْتَفِتْ اِلٰی صَاحِبِہٖ وَلَا یُؤْمِیْ بِیَدِہٖ۔ رَوَاہُ مُسْلِم

ترجمہ: حضرت جابر بن سمرہؓ سے روایت ہے کہ ہم لوگ رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھتے تو ختمِ نماز پر السلام علیکم ورحمۃ اللہ، السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہتے ہوئے ہاتھ سے اشارہ بھی کرتے تھے یہ دیکھ کر حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں فرمایا تمہیں کیا ہوگیا ہے تم اپنے ہاتھوں سے اِس طرح اشارہ کرتے ہو گویا وہ شریر گھوڑوں کی دُمیں ہیں تم میں سے جب کوئی نماز ختم کرے تو اپنے بھائی کی جانب مُنہ کرکے صرف زبان سے سلام کہے اور ہاتھ سے اشارہ نہ کرے۔

رَوَاہُ مُسْلِمٌ

۱۶) حدیث شریف: عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ اَدْرَكَ رَكْعَۃً مِّنَ الصُّبْحِ قَبْلَ اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَقَدْ اَدْرَكَ الصُّبْحَ وَمَنْ اَدْرَكَ رَكْعَۃً مِّنَ الْعَصْرِ قَبْلَ اَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَقَدْ اَدْرَكَ الْعَصْرَ

(مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص نے سورج نکلنے سے پہلے ایک رکعت پالی پس اُس نے نماز صبح کی پالی اور جس شخص نے ایک رکعت عصر کی سورج غروب ہونے سے پہلے پالی پس اُس نے عصر کی نماز پالی۔ (مُتَّفَقٌ علیہ)

۱۷ حدیث شریف: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَدْرَكَ اَحَدُكُمْ سَجْدَةً مِّنْ صَلٰوةِ الْعَصْرِ قَبْلَ اَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَلْیُتِمَّ صَلٰوتَہٗ وَاِذَا اَدْرَكَ سَجْدَةً مِّنْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ قَبْلَ اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَلْیُتِمَّ صَلٰوتَہٗ۔

(رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے عصر کی نماز کی ایک رکعت پالی سورج غروب ہونے سے پہلے پس چاہیئے کہ وہ اپنی نماز مکمل کرے (یعنی باقی تین رکعت بھی پڑھے) اور جو صبح کی نماز ایک رکعت پالے سورج طلوع ہونے سے پہلے پس چاہیئے کہ وہ اپنی نماز کو مکمل کرے (یعنی باقی ایک رکعت بھی پڑھے)

رواہ بخاری

نوٹ: شارع معصوم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا واضح فرمان آپ کے سامنے ہے کہ جس نے سورج طلوع ہونے سے پہلے فجر نماز کی رکعت پالی اس نے نماز پالی یعنی اُس کی نماز قضا نہیں ہوئی ایسے ہی جس نے سورج غروب ہونے سے پہلے عصر نماز کی ایک رکعت پالی اُس نے نماز پالی۔ مگر حنفی مسلمان کہلوانے والوں نے یہود و نصاریٰ کی طرح اِس مذکورہ احادیث کے آدھے حصّہ سے

کفر کیا ہے وہ ایسے کہ حنفی کہتے ہیں کہ عصر کی نماز تو صحیح ہو جائے گی لیکن فجر کی نماز صحیح نہیں ہوگی تو گویا (معاذ اللہ) کیا ان حنفیوں نے شارعِ معصوم کی غلطی پکڑ لی ؟ نہیں بلکہ وجہ یہ ہے کہ ان کے دلوں میں بیماری ہے جیسے بیماری تھی یہود و نصاریٰ کے دلوں میں کہ وہ بعض احکام کو لے لیتے تھے اور بعض کو چھوڑ دیتے تھے اور ایسے لوگوں کے لئے فرمانِ باری تعالیٰ ہے۔

قولہ تعالیٰ: اَفَتُؤْمِنُوْنَ بِبَعْضِ الْكِتٰبِ وَ تَكْفُرُوْنَ بِبَعْضٍ فَمَا جَزَآءُ مَنْ يَّفْعَلُ ذٰلِكَ مِنْكُمْ اِلَّا خِزْيٌ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُرَدُّوْنَ اِلٰٓى اَشَدِّ الْعَذَابِ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ۝

القرآن سورت البقرہ آیت نمبر ۸۵

ترجمہ: فرمایا اللہ تعالیٰ نے تو کیا تم ایمان لاتے ہو کتاب کے بعض حصے پر اور بعض حصے کے ساتھ کفر کرتے ہو پھر تم میں سے جو لوگ ایسا کریں پھر ان کی سزا اس کے سوا اور کیا ہے کہ دُنیا کی زندگی میں بھی ذلیل و خوار ہو کر رہیں اور آخرت کے دِن شدید ترین عذاب کی طرف پھیر دیئے جائیں اور اللہ تمہاری ان حرکات سے بے خبر نہیں جو تم کر رہے ہو۔ (القرآن)

تشریح: سورۃ البقرہ کی اس مذکورہ آیت کی تفسیر میں اعتراف کرتے ہوئے فرماتے ہیں مولانا غلام اللہ صاحب دیوبندی حنفی (راولپنڈی والے)

کہ خدا کی بعض حکموں کو ماننا اور بعض کو رد کر دینا یہ بہت بڑا جرم ہے اور خدائی احکام کے ساتھ ایک قسم کا تمسخر اور استہزا ہے۔ اس آیت میں اس جرم کی سزا بیان فرمائی ہے کہ تم میں سے جو شخص ایسا کرے گا وہ دنیا و آخرت میں مغضوب اور مقہور ہوگا۔

از تفسیر جواہر القرآن

نوٹ: حنفیوں کا یہ کہنا کہ چار مذہب حق ہیں۔ اعتراف ہے ان کا اس پر کہ وہ کتاب کے بعض حصے پر ایمان رکھتے ہیں اور بعض حصے سے کفر کرتے ہیں۔

(۱۸) **حدیث شریف:** عَنْ عُمَرؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا قَالَ الْمُؤَذِّنُ اللّٰہُ اَکْبَرُ اللّٰہُ اَکْبَرُ فَقَالَ اَحَدُکُمْ اللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ ثُمَّ قَالَ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ قَالَ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ ثُمَّ قَالَ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ قَالَ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ ثُمَّ قَالَ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ ثُمَّ قَالَ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ ثُمَّ قَالَ اللّٰہُ اَکْبَرُ اللّٰہُ اَکْبَرُ قَالَ اللّٰہُ اَکْبَرُ اللّٰہُ اَکْبَرُ ثُمَّ قَالَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ قَالَ لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ مِنْ قَلْبِہٖ دَخَلَ الْجَنَّـۃَ۔ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

ترجمہ: حضرت عمرؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم نے جب موذن کہے اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ پھر تم میں سے جو کوئی کہے اللّٰہُ اکبر، اللّٰہُ اکبر پھر جب (موذن) کہے اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کہے اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ پھر جب موذن کہے اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ کہے اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ پھر جب کہے حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ یعنی آؤ نماز کی طرف کہے لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ یعنی نہیں ہے ہمت مجھ میں نہ طاقت مگر ساتھ اللہ ہو تب پھر جب (موذن) کہے حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ یعنی آؤ نجات کی طرف، کہے لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ پھر جب (موذن) کہے اَللّٰہُ اَکْبَرُ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہے اللّٰہُ اکبر، اَللّٰہُ اَکْبَرُ پھر جب (موذن) کہے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کہے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اپنے دل سے جنت میں داخل ہوگا۔ (رواہ مسلم)

⑲ **حدیث شریف:** عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلُّوْا کَمَا رَاَیْتُمُوْنِیْ اُصَلِّیْ۔ (رواہ بخاری ومسلم)

ترجمہ: حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو نماز پڑھو جس طرح مجھ کو نماز پڑھتے دیکھتے ہو (رواہ بخاری ومسلم)

نوٹ: حنفیوں کا یہ کہنا کہ چار مذہب حق ہیں اس سے صاف ظاہر ہے کہ حنفی سُنّتِ نبوی کے مطابق نماز نہیں پڑھتے اسی لئے تو حنفیوں کی نماز میں اور شافعیوں وغیرہ کی نماز میں زمین و آسمان کا فرق ہے اور بقول حنفی چار مذہب کتاب و سُنّت سے ہیں۔

(۲۰) حدیث شریف: عَنْ اَنَسٍ رضؓ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَقِیْمُوا صُفُوْفَکُمْ فَاِنِّیْ اَرَاکُمْ مِنْ وَّرَاءِ ظَهْرِیْ وَکَانَ اَحَدُنَا یُلْزِقُ مَنْکِبَہٗ بِمَنْکِبِ صَاحِبِہٖ وَقَدَمَہٗ بِقَدَمِہٖ۔

(رَوَاہُ بخاری پارہ نمبر۳)

ترجمہ: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا اپنی صفیں برابر رکھو میں تم کو پیٹھ کے پیچھے سے دیکھتا ہوں۔ (اور انسؓ فرماتے ہیں) کہ ہم میں سے ہر شخص یعنی ہر صحابیؓ یہ کرتا کہ اپنا کندھا اپنے ساتھی کے کندھے سے اور اپنا قدم اُس کے قدم سے ملا دیتا۔ (رواہ بخاری)

نوٹ: شارعِ معصوم نماز میں بفضلِ اللہ تعالیٰ اپنے پیچھے مقتدیوں کو دیکھتے تھے اور تمام اصحابہؓ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کے پیچھے آپس میں کندھے سے کندھا اور قدم سے قدم اور بعض روایت میں ہے کہ ٹخنے سے ٹخنہ ملا کر کھڑے ہوتے تھے اور یہ طریقہ صف بندھی رسول اللہ صلّی اللہ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی پسندیدہ سُنّت ہے۔

(۲۱) حدیث شریف : عَنْ ابْنِ عُمَرؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَقِیْمُوا الصُّفُوْفَ وَحَاذُوْا بَیْنَ الْمَنَاکِبِ وَسُدُّوا الْخَلَلَ وَلِیْنُوْا بِاَیْدِیْ اِخْوَانِکُمْ وَلَا تَذَرُوْا فُرُجَاتِ الشَّیْطَانِ وَمَنْ وَّصَلَ صَفًّا وَّصَلَہُ اللّٰہُ وَمَنْ قَطَعَہٗ قَطَعَہُ اللّٰہُ ۔ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ وَرَوَی النَّسَآئِیُّ مِنْہُ قَوْلَہٗ وَمَنْ وَصَلَ صَفًّا اِلٰی اٰخِرِہٖ ۔ از مشکوٰۃ بَابُ تَسْوِیَۃِ الصَّفِّ

ترجمہ : حضرت ابنِ عمرؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدھا کرو صفوں کو اور برابر کرو درمیان مونڈھوں کے یعنی مونڈھے ملا کر رکھو اور بند کرو شگافوں کو یعنی ایک دوسرے کے ساتھ مِل جاؤ اور نرم کرو اپنے بھائیوں کے لئے ہاتھوں کو (یعنی اپنے بھائی کو ساتھ ملنے دو اُس کے لئے تنگی محسوس نہ کرو) اور نہ چھوڑو تم سوراخ شیطان کے لئے اور جو ملائے صف یعنی جو مِل کر کھڑا ہو اُس کو ملائے گا ۔ اللہ اور جس نے توڑی صف یعنی جو مِل کر کھڑا نہ ہو اس کو توڑے گا اللہ یعنی اُس میں نفاق پیدا کر دے گا ۔

(رواہ ابوداؤد ونسائی)

(۲۲) حدیث شریف : عَنْ جَابِرؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ یَخْطُبُ اِذَا جَآءَ اَحَدُکُمْ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ وَالْاِمَامُ یَخْطُبُ فَلْیَرْکَعْ رَکْعَتَیْنِ وَلْیَتَجَوَّزْ فِیْھِمَا رواہ مسلم

ترجمہ: حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ آپؐ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دے رہے تھے تو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس وقت کوئی تم میں سے جمعہ کے لئے آئے اور امام خطبہ دے رہا ہو تو دو رکعتیں پڑھے اور اُن میں اختصار کرے یعنی ہلکی پڑھے۔ رواہ مسلم

(۲۳) حدیث شریف: عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ قَائِمًا ثُمَّ يَجْلِسُ ثُمَّ يَقُومُ فَيَخْطُبُ قَائِمًا فَمَنْ نَبَّأَكَ أَنَّهُ كَانَ يَخْطُبُ جَالِسًا فَقَدْ كَذَبَ فَقَدْ وَاللّٰهِ صَلَّيْتُ مَعَهُ أَكْثَرَ مِنْ أَلْفَيْ صَلٰوةٍ۔

رَوَاهُ مُسْلِم

ترجمہ: حضرت جابر بن سمرہؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوکر خطبہ دیتے پھر بیٹھتے پھر کھڑے ہوتے اور خطبہ دیتے جو تجھ کو بتلائے کہ آپؐ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ کر خطبہ دیتے تھے اُس نے جھوٹ بولا۔ پس قسم ہے اللہ کی میں نے دو ہزار سے زیادہ نمازیں آپؐ کے ساتھ پڑھی ہیں۔ رواہ مسلم

(۲۴) حدیث شریف: عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَؓ أَنَّهُ دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ أُمِّ الْحَكَمِ يَخْطُبُ قَاعِدًا فَقَالَ انْظُرُوا إِلٰى هٰذَا الْخَبِيثِ يَخْطُبُ قَاعِدًا وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَإِذَا رَأَوْا تِجَارَةً أَوْ لَهْوًا انْفَضُّوا إِلَيْهَا وَتَرَكُوكَ قَائِمًا۔

رَوَاهُ مُسْلِم

رضی اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ صَلَّیْتُ خَلْفَ ابْنِ عَبَّاسٍ عَلٰی جَنَازَۃٍ فَقَرَأَ فَاتِحَۃَ الْکِتَابِ فَقَالَ - لِتَعْلَمُوْا اَنَّہَا سُنَّۃٌ"

رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ

ترجمہ: حضرت طلحہ بن عبداللہ بن عوف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے پیچھے ایک جنازہ پر نماز پڑھی تو ابن عباس نے اُس میں سورت فاتحہ پڑھی پھر فرمایا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے میں نے یہ اس لئے کیا ہے۔ (یعنی سورت فاتحہ اونچی پڑھی ہے) تاکہ (لوگوں کو) معلوم ہو جائے کہ یہ سُنّت ہے یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ ہے نمازِ جنازہ میں سورت فاتحہ پڑھنا۔ رواہ بخاری رح

(۲۸) حدیث شریف: عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَامَ فِیْ شَہْرِ رَمَضَانَ ثُمَّ انْتَظَرُوْہُ مِنَ الْقَابِلَۃِ فَلَمْ یَخْرُجْ وَقَالَ: اِنِّیْ خَشِیْتُ اَنْ یُکْتَبَ عَلَیْکُمُ الْوِتْرُ-

(رَوَاہُ ابْنُ حِبَّانَ)

ترجمہ: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ماہِ رمضان میں قیام کیا پھر لوگوں نے آئندہ رات کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا انتظار کیا لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم باہر نہ آئے پھر فرمایا کہ میں اس بات سے ڈر گیا ہوں کہ کہیں نمازِ وتر یعنی تہجد تم پر فرض نہ کر دی جائے۔ رواہ ابنِ حبان

(۲۹) حدیث شریف: عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا قَالَتْ:

مَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَزِيْدُ فِيْ رَمَضَانَ وَلَا فِيْ غَيْرِهٖ عَلٰى اِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً يُصَلِّيْ اَرْبَعًا فَلَا تَسْاَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُوْلِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّيْ اَرْبَعًا فَلَا تَسْاَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُوْلِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّيْ ثَلَاثًا۔ قَالَتْ عَائِشَةُ : قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَتَنَامُ قَبْلَ اَنْ تُوْتِرَ قَالَ يَا عَائِشَةُ اِنَّ عَيْنَيَّ تَنَامَانِ وَلَا يَنَامُ قَلْبِيْ۔ (متفق علیہ) وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهُمَا عَنْهَا كَانَ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ عَشْرَ رَكَعَاتٍ وَيُوْتِرُ بِسَجْدَةٍ وَيَرْكَعُ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فَتِلْكَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً۔

(رواہ بخاری و مسلم) از بلوغ المرام

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان میں یا غیر رمضان میں گیارہ رکعت سے زیادہ نہ پڑھتے تھے اور چار رکعت پڑھتے تھے اُن کی خوبی اور لمبائی کی بابت مت پوچھ پھر چار رکعت پڑھتے تھے اُن کی خوبی اور لمبائی کی بابت مت پوچھ پھر تین رکعت پڑھتے حضرت عائشہؓ نے عرض کی کہ اے اللہ کے رسولؐ (صلی اللہ علیہ وسلم) کیا آپؐ وتر پڑھنے سے پہلے سو جاتے ہیں آپؐ نے فرمایا اے عائشہؓ میری دو آنکھیں سوتی ہیں میرا دل نہیں سوتا اور دونوں (بخاری و مسلم) کی ایک اور روایت میں حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ آپؐ صلی اللہ علیہ وسلم رات میں دس رکعت پڑھتے

(دو - دو کرکے) اور وتر ایک رکعت پڑھتے اور دو رکعت فجر کی سنتیں) پڑھتے پس یہ تیرہ ۱۳ رکعت ہیں۔ (رواہ بخاری ومسلم)

۳۰ حدیث شریف: عَنْ جَابِرٍ رض قَالَ صَلّٰی بِنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ رَمَضَانَ ثَمَانَ رَکَعَاتٍ ثُمَّ اَوْتَرَ۔

رَوَاہُ صحیح ابنِ حِبَّان وَرَوَاہُ صحیح ابنِ خزیمۃ وَفتح الباری شرح صحیح بخاری

ترجمہ: حضرت جابر رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو رمضان میں آٹھ رکعات اور وتر پڑھائے۔

رواہ ابن حبان وابن خزیمہ و فتح الباری شرح صحیح بخاری

(۳۱) حدیث شریف: عَنِ السَّائِبِ ابْنِ یَزِیْدَ قَالَ اَمَرَ عُمَرُ رض اُبَیَّ ابْنَ کَعْبٍ وَتَمِیْمًا الدَّارِیَّ اَنْ یَّقُوْمَا لِلنَّاسِ فِیْ رَمَضَانَ بِاِحْدٰی عَشْرَۃَ رَکْعَۃً۔

رَوَاہُ اِمام مالک فِیْ مؤطا

ترجمہ: حضرت سائب بن یزید رض سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُبی بن کعب وتمیم داری کو حکم دیا کہ وہ لوگوں کو رمضان میں گیارہ رکعتیں پڑھائیں۔ (رواہ امام مالک فی موطا)

(۳۲) حدیث شریف: عَنْ نُعَیْمِ الْمُجْمِرِ رض قَالَ صَلَّیْتُ وَرَاءَ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فَقَرَأَ بِسْمِ اللّٰہِ

الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ثُمَّ قَرَأَ بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ حَتّٰى بَلَغَ وَلَا الضَّآلِّيْنَ. فَقَالَ آمِيْن. وَقَالَ النَّاسُ آمِيْن وَيَقُوْلُ كُلَّمَا سَجَدَ: اَللّٰهُ اَكْبَرُ. وَاِذَا قَامَ مِنَ الْجُلُوْسِ قَالَ اللّٰهُ اَكْبَرُ وَيَقُوْلُ اِذَا سَلَّمَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ اِنِّيْ لَاَشْبَهُكُمْ صَلٰوةً بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

رَوَاهُ صَحِيْح ابْنِ خُزَيْمَةَ فِيْ كِتَابِ الصَّلٰوة

وَرَوَاهُ النَّسَائِيُّ مَعْنَاهُ۔

ترجمہ: حضرت نعیم بن مجمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی پھر پڑھی یعنی ابو ہریرہؓ نے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پھر ام القرآن کی یعنی سورت فاتحہ کی قرأت کی حتیٰ کہ جب ولا الضآلین تک پہنچے تو پھر کہا (ابو ہریرہؓ) نے آمین اور کہا لوگوں نے یعنی مقتدیوں نے آمین اور ہر سجدے میں جانے کے لئے کہتے اللہ اکبر اور جب بیٹھنے سے کھڑے ہوتے اللہ اکبر کہتے اور جب سلام پھیرتے کہتے اُس ذات پاک کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے تحقیق میں تم سے بہت مشابہہ ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز میں۔ رواہ صحیح ابن خزیمہ و راوی نسائی۔

(۳۳) حدیث شریف: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔ قَالَ : إِذَا أَمَّنَ الْإِمَامُ فَأَمِّنُوا فَإِنَّهُ مَنْ وَافَقَ تَأْمِينُهُ تَأْمِينَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ ۔ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ ۔ وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ آمِينَ ۔

رَوَاهُ بُخَارِي و أَبُو دَاوُد وَمَالِكٌ فِي مُوَطَّا

ترجمہ : حضرت ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب امام آمین کہے تم بھی آمین کہو کیونکہ جس کی آمین فرشتوں کی آمین سے مطابقت کر جائے اُس کے پہلے گناہ بخش دیئے جائیں گے اور ابن شہاب نے کہا (جو کہ راوی ہیں اِس حدیث کے) کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی آمین کہا کرتے تھے۔

رواہ بخاریؒ و ابوداؤدؒ و مالکؒ

(۳۴) حدیث شریف: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضؓ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا قَالَ أَحَدُكُمْ آمِينَ وَقَالَتِ الْمَلَائِكَةُ فِي السَّمَاءِ آمِينَ نَوَافَقَتْ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرَى غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ

رَوَاهُ بُخَارِي وَرَوَاهُ مَالِكٌ فِي مُوَطَّا

ترجمہ : حضرت ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم میں سے آمین کہے اور فرشتے آسمان پر آمین کہیں پھر دونوں کی آمین آپس میں موافقت کر جائے

تو اس کے اگلے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔

رواہ بخاری و رواہ امام مالک فی موطا

(۲۵) حدیث شریف: عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ رض اَنَّهُ صَلّٰى خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَهَرَ بِاٰمِيْنَ وَسَلَّمَ عَنْ يَمِيْنِهٖ وَعَنْ شِمَالِهٖ حَتّٰى رَاَيْتُ بَيَاضَ خَدِّهٖ۔ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ

ترجمہ: حضرت وائل بن حجر رض سے روایت ہے کہ انہوں نے (یعنی وائل بن حجر رض نے) نماز پڑھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے۔ آپ نے جہری آواز سے آمین کہی اور (جب) سلام پھیرا دائیں اور بائیں یہاں تک کہ میں نے آپ کے رخساروں کی سفیدی دیکھی۔ رواہ ابوداؤد

(۲۶) حدیث شریف: عَنْ عَطَاءٍ قَالَ اَدْرَكْتُ مِائَتَيْنِ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هٰذَا الْمَسْجِدِ اِذَا قَالَ الْاِمَامُ وَلَا الضَّالِّيْنَ سَمِعْتُ لَهُمْ رَجَّةً بِاٰمِيْنَ۔ رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ وَرَوَاهُ امام بیہقی و فتح الباری

ترجمہ: حضرت عطا ابن اباح سے روایت ہے کہ میں نے (تقریباً) دو صد اصحابِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو اس مسجد میں پایا کہ جب امام وَلَا الضَّالِّيْنَ کہتا تو میں نے سنا اُن (تمام اصحابہ رض) سے کہ وہ

کہتے آمین جہری (یعنی یک زبان ہو کر اونچی)

رواہ ابن حبان دبیہقی و فتح الباری شرح صحیح بخاری

نوٹ: حضرت عطا سے ایسے ہی ایک اور روایت ہے کہ عبداللہ بن زبیرؓ نے اور اُن کے پیچھے مقتدیوں نے اتنی اونچی آمین کہی کہ مسجد گونج گئی۔

(رواہ بخاری)

(۳۷) **حدیث شریف:** عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا حَسَدَتْكُمُ الْيَهُوْدُ عَلٰى شَيْءٍ مَا حَسَدَتْكُمْ عَلَى السَّلَامِ وَالتَّامِيْنَ۔

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه وَرَوَاهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ،

ترجمہ: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہودیوں نے تم پر اتنا حسد کسی چیز کی وجہ سے نہیں کیا جتنا سلام اور آمین کہنے کی وجہ سے کیا ہے۔ (رواہ ابن ماجہ و ابن خزیمہ)

نوٹ: واضح ہو کہ اگر آپؐ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے اصحابؓ سلام اور آمین غیر جہری آواز سے کہتے ہوتے تو یہودی حسد کیونکر کرتے اور بالفرض اگر سلام و آمین غیر جہری آواز سے کہنا چاہیئے تو (معاذ اللہ) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ مذکورہ کلام بے مقصد سا ہو جاتا ہے۔ جبکہ صاف واضح ہے کہ جو لوگ آمین و سلام جہری آواز سے کہنے میں چڑتے ہیں وہ گویا یہودیوں کے ساتھی بننا پسند کرتے ہیں۔

(۳۸) **حدیث شریف:** عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ إِذَا عَجِلَ عَلَيْهِ السَّفَرُ يُؤَخِّرُ الظُّهْرَ إِلَى أَوَّلِ وَقْتِ الْعَصْرِ فَيَجْمَعُ بَيْنَهُمَا وَيُؤَخِّرُ الْمَغْرِبَ حَتّٰى يَجْمَعَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ الْعِشَاءِ حِيْنَ يَغِيْبُ الشَّفَقُ - (رَوَاهُ مُسْلِم)

ترجمہ: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو جب سفر میں جلدی ہوتی تو ظہر میں اتنی دیر کرتے کہ عصر کا اول وقت آجاتا پھر دونوں کو جمع کرتے اور مغرب میں دیر کرتے جب شفق غائب ہوجاتی تو اس کو یعنی مغرب کو عشاء کے ساتھ جمع کرتے۔ (رواہ مسلم)

(۳۹) حدیث شریف: عَنْ مَالِكِ بْنِ بُحَيْنَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلًا وَقَدْ أُقِيْمَتِ الصَّلَاةُ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ فَلَمَّا انْصَرَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاثَ بِهِ النَّاسُ وَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آلصُّبْحَ أَرْبَعًا؟ آلصُّبْحَ أَرْبَعًا؟

رَوَاهُ بخاری فِي بَابُ إِذَا أُقِيْمَتِ الصَّلَاةُ فَلَا صَلَاةَ إِلَّا الْمَكْتُوْبَة

ترجمہ: حضرت مالک بن بحینہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا وہ دو رکعتیں (فجر کی سنّت کی) پڑھ رہا تھا اُدھر (فجر نماز کی) تکبیر ہو رہی تھی جب آپؐ صلی اللہ علیہ وسلم

نماز سے فارغ ہوئے تو لوگ اُس کے گرد ہوئے یعنی اصحابہؓ نے اُس کو گھیر لیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اُس شخص سے کیا صُبح چار رکعت ہے ؟ کیا صبح چار رکعت ہے ؟ یعنی کیا تو فجر کی نماز کی چار رکعتیں پڑھتا ہے کیونکہ اِقامت کے بعد صرف فرض نماز ہوتی ہے۔ (رَوَاہُ بخاری)

(۴۰) حدیث شریف : عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ صَلَّیْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَوَضَعَ یَدَہُ الْیُمْنٰی عَلٰی یَدِہِ الْیُسْرٰی عَلٰی صَدْرِہٖ

رَوَاہُ صحیح ابنِ خُزَیمَۃَ

ترجمہ : حضرت وائل بن حُجرؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کے ساتھ نماز پڑھی تو آپؐ نے سینے پر اپنے بائیں ہاتھ پر دایاں ہاتھ رکھا۔

رواہ صحیح ابن خُزیمہ

قَوْلُہٗ تَعَالٰی :- وَلَا تَکُوْنُوْا کَالَّذِیْنَ تَفَرَّقُوْا وَاخْتَلَفُوْا مِنْ م بَعْدِ مَا جَآءَ ھُمُ الْبَیِّنٰتُ وَاُولٰٓئِکَ لَھُمْ عَذَابٌ عَظِیْمٌ ۔ القرآن سورت ال عمران آیت نمبر ۱۰۵

ترجمہ : فرمایا اللہ تعالیٰ نے اور نہ ہو جانا اُن لوگوں کی طرح جنہوں نے باہم تفرقہ کر لی اور اختلاف کرنے لگے بعد اِس کے کہ پہنچے پاس اُن کے واضح احکام اور ایسے لوگوں کے لئے عذاب ہے

بہت بڑا۔ (القرآن)

ف: صاف ظاہر ہوچکا کہ جن لوگوں کے پاس واضح احکام اللہ اور اُس کے رسولؐ کے پہنچ جادیں اور پھر بھی آپس میں متفرق رہیں۔ اور اختلاف کریں تو ایسے لوگوں کو بقول اللہ تعالیٰ بہت بڑا عذاب ہوگا۔ مثال کے طور پر جیسے کہ حنفی علماء وپیر وغیرہ واضح احکام و روشن دلیلوں کے ہوتے ہوئے بھی اپنی خواہشات کی تکمیل کی خاطر شرک وکفر کو حق گردانتے ہوئے عام لوگوں کو بے وقوف بناتے چلے جارہے ہیں کہ چار دین حق ہیں یعنی ایک دینِ حق سے زیادہ دینوں کو حق کہنے والے لوگ بقول اللہ تعالیٰ کھلے مشرک وکافر ہیں لہٰذا اس مذکورہ آیت کی تفسیر میں اعتراف کرتے ہوئے فرماتے ہیں پیشواءِ دیوبند اشرف علی تھانوی صاحب حنفی کہ اِس آیت میں جو تفریق واختلاف کی مذمت ہے مراد اس سے وہ تفریق ہے جو اصولِ دین میں ہو یا فروع میں براہ نفسانیت ہو۔

از تفسیر اشرف علی تھانوی صاحب دیوبندی حنفی

اور اِسی مذکورہ آیت سورت اٰلِ عمران کی تفسیر میں اعتراف کرتے ہوئے فرماتے ہیں احمد یار خان صاحب بریلوی حنفی، کہ خیال رہے نااتفاقی اور پھوٹ کا مُجرم وہ شخص ہوگا جو مسلمانوں کا (یعنی اصحابہؓ کا) راستہ چھوڑ کر نئی راہ نکالے گا جو اِسلام کی راہ پر (یعنی کتاب وصحیح سُنّت پر) قائم ہے وہ مُجرم نہیں رب فرماتا ہے۔

وَیَتَّبِعْ غَیْرَ سَبِیْلِ الْمُؤْمِنِیْنَ نُوَلِّہٖ مَا تَوَلّٰی وَنُصْلِہٖ جَہَنَّمَ وَسَآءَتْ مَصِیْرًا (ترجمہ) جو مومنوں کا یعنی اصحابہ رضی اللہ اجمعین کا راستہ چھوڑ کر دوسری طرف چلے گا تو ہم اُس کو اُسی طرف پھیر دیں گے جس طرف وہ پھرے گا اور بالآخر داخل کریں گے ہم اُس کو جہنم میں جو بُری جگہ ہے لوٹ کر جانے کی) لہٰذا جماعت اہلِ سُنّت حق پر ہے اور باقی سب فرقے پھوٹ ڈالنے والے ہیں: از کنز الایمان تفسیر نور العرفان

ف: آپ صاحبان کو اِس کتاب میں ہم پہلے بھی بتلا چکے ہیں کہ جھوٹوں کی باتوں میں یکسانیت نہیں ہوتی جس کی مثال آپ کے سامنے ہے کہ جناب احمد یار خان صاحب بریلوی حنفی سے حق بھی واضح ہوا کہ مومنوں کا یعنی اصحابہ اکرامؓ کی اکثریت والا راستہ چھوڑ کر جو لوگ دوسری طرف چلیں گے وہ آخر کار جہنم رسید ہوں گے۔ اور حق پر جماعت ایک ہی ہے باقی سب فرقے پھوٹ ڈالنے والے ہیں لیکن اِس اعتراف کے باوجود جھوٹ بھی بولتے ہیں کہ کہتے ہیں چار حق پر ہیں۔

وَقَوْلُہٗ تَعَالٰی: وَمَنْ یَّرْتَدِدْ مِنْکُمْ عَنْ دِیْنِہٖ فَیَمُتْ وَھُوَ کَافِرٌ فَاُولٰٓئِکَ حَبِطَتْ اَعْمَالُھُمْ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ وَاُولٰٓئِکَ اَصْحٰبُ النَّارِ ھُمْ فِیْھَا خٰلِدُوْنَ ۝

القرآن سورت البقرہ آیت نمبر ۲۱۷

ترجمہ: فرمایا اللہ تعالیٰ نے اور جو شخص تم میں سے اپنے دین سے پھر جائے پھر کافر ہی ہونے کی حالت میں مر جائے تو ایسے لوگوں کے (نیک) اعمال دُنیا اور آخرت میں سب برباد ہو جاتے ہیں اور ایسے لوگ آگ کے ساتھی ہیں وہ بیچ اُس (جہنم کی آگ) میں ہمیشہ رہیں گے۔ (القرآن)

ف: اس مذکورہ آیت کی روشنی میں سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ بقول حنفی علماء وغیرہ اگر چار دین ہیں تو پھر ظاہر ہے کہ اگر کوئی حنفی اپنے دین سے مُرتد ہو کر شافعی یا مالکی یا حنبلی دین پر ہو کر مر جائے تو وہ حنفی ہمیشہ کے لئے آگ میں داخل کر دیا جاوے گا؟ اگر بالفرض ایسا نہیں اور بقول حنفی علماء وغیرہ چار دین حق ہیں تو پھر جو کوئی حنفی چاہے شافعی ہو جائے یا مالکی ہو جائے یا حنبلی دین پر ہو جائے کسی بھی حنفی مُلّاں وغیرہ کو کچھ اعتراض نہیں ہونا چاہیئے لیکن حنفی عُلماء وغیرہ کسی بھی حنفی کو اپنے حنفی مذہب سے مُرتد ہونے کی اجازت نہیں دیتے اور نہ ہی خود اپنے خود ساختہ حنفی دین سے مُرتد ہو کر شافعی یا مالکی یا حنبلی دین پر آنا پسند کرتے ہیں جس سے صاف ظاہر ہے کہ چار مذہب برحق کہنے والے حنفی عُلماء۔ پیر وغیرہ جھوٹے ہیں بلکہ حقیقت یہ ہے کہ مُشرک ایک دین پر ایمان نہیں رکھتے وہ بہت سے دینوں کو پسند کیا کرتے ہیں جیسے کہ آج کل کے یہ حنفی علماء وغیرہ ہیں کہ کہتے ہیں چار مذہب یعنی

چار فرقے حق ہیں جبکہ فرمانِ باری تعالیٰ ہے۔

قَوْلُهُ تَعَالىٰ: وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا

القرآن سورت آلِ عمران آیت نمبر ۱۰۳

ترجمہ: فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ اور مضبوطی سے پکڑلو اللہ کی رسی کو یعنی کتاب و سُنّت کو جمع ہو کر سب اور مت متفرق ہو۔ (القرآن)

وَقَوْلُهُ تَعَالىٰ: هُوَ الَّذِیْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ

القرآن سورت التوبہ آیت نمبر ۳۳ و سورت الصف آیت نمبر ۹

ترجمہ:

فرمایا اللہ تعالیٰ نے وہی ہے جس نے بھیجا رسول ؐ اپنے کو ساتھ ہدایت کے یعنی صحیح طریقہ کے اور (ساتھ واحد) دینِ حق کے تاکہ غالب کرے اس (دینِ حق) کو اُوپر تمام دینوں پر اور اگرچہ کیسے ہی ناخوش ہوں مشرک۔

(القرآن)

ف: اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق اللہ کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے وارثوں کا یعنی عُلماءِ حق کا یہ فریضہ ہے کہ وہ حتی الوسع یہ کوشش کرتے رہیں کہ اللہ کی بھیجی ہوئی ہدایت کو یعنی کتاب وسُنّت کو جو کہ دینِ حق اسلام ہے۔ اسے بقیہ سب دینوں پر غالب کریں خواہ وہ اہلِ کتاب کے بنائے ہوئے ادیان ہوں یا مسلمان کہلوانے والوں کے خود ساختہ ادیان ہوں۔ مثلاً حنفی۔ مالکی۔ شافعی۔ حنبلی وغیرہ گو کیسے

ہی ناخوش ہوں مُشرک ۔

ف : اس مذکورہ آیت جو کہ سورت التوبہ و سورت الصف کی ہے جس کی تفسیر میں اعتراف کرتے ہوئے فرماتے ہیں اکابر دیوبند جناب اشرف علی صاحب تھانوی حنفی دیوبندی سورت التوبہ میں کہ اتمام بمعنی اثبات و تقویت بالدلائل تو اسلام کے لئے ہر زمانہ میں عام ہے اور یہی مقابل ہے اطفاء بمعنی رّد کا اور تصحیح تفسیر کے لئے کافی ہے ۔ از تفسیر اشرف علی صاحب تھانوی دیوبندی حنفی

ف : اسی مذکورہ آیت کی تفسیر میں سورت التوبہ میں فرماتے ہیں اکابر بریلویت جناب احمد یار خان صاحب بریلوی حنفی کہ معلوم ہوا کہ سچا دین اور ہدایت حضورؐ کے ساتھ ایسے وابستہ ہیں جیسے آفتاب کے ساتھ روشنی کہ حضورؐ کو چھوڑ کر نہ ہدایت ملتی ہے نہ سچّا دین کیونکہ یہاں الصاق کی ب ارشاد ہوئی اگر صرف قرآن سے ہدایت مل جاتی تو حضورؐ کو دنیا میں کیوں بھیجا جاتا دوسرے یہ کہ حضورؐ کبھی ہدایت اور سچے دین سے الگ نہ ہوئے کیونکہ یہ دونوں حضورؐ کے ساتھ بھیجے گئے ہیں جو انہیں ایک آن کے لئے بھی ہدایت سے الگ مانے وہ بے دین ہے۔

از کنز الایمان تفسیر نور العرفان

قَوْلُہٗ تَعَالٰی : وَمَا یُؤْمِنُ اَکْثَرُھُمْ بِاللّٰہِ اِلَّا وَھُمْ مُّشْرِکُوْنَ ۝ القرآن سورت یوسف آیت نمبر ۱۰۶

ترجمہ : فرمایا اللہ تعالیٰ نے اور اکثر ایسے لوگ ہیں جو ایمان لاتے ہیں تو اِس طرح کہ اللہ کو مانتے بھی ہیں۔ مگر وہ مشرک ہیں۔ (القرآن)

نوٹ :- اِس کتاب کا مصنف خود اپنے کو اِن چاروں اماموں کی یعنی امام ابُو حنیفہؒ، امام مالکؒ، امام شافعیؒ، امام احمد بن حنبلؒ کی جوتیوں کے برابر بھی نہیں سمجھتا اور یہ ایمان رکھتا ہے کہ اگر کوئی بھی شخص اِن مذکورہ اماموں کے متعلق بدگمانی رکھے تو وہ صریح گمراہ ہے لہٰذا جن لوگوں نے اِن اماموں کی شان میں گستاخی کرتے ہوئے اِن پر بہتان باندھے ہوئے ہیں یعنی اِن اماموں کے نام پر از رائے خود مذاہب تشکیل دے رکھے ہیں ایسے گمراہ مُلاؤں و پیروں وغیرہ میں سے بعض مُلاں و پیر وغیرہ دلائل کا سامنا نہیں کر پاتے اور اُوچھے پن کا مظاہرہ کرتے ہوئے اپنے گروہ کے لوگوں کو اُکسانے اور بداخلاقی پر اُتر آتے ہیں جو کہ عقلِ سلیم رکھنے والے لوگوں کے لئے دلیل ہے کہ یہ حنفی خود ساختہ مذہب کے مُلاں و پیر وغیرہ جو کہ کتاب و صحیح سُنّت کو دانستہ پسِ پُشت ڈالے چار مذہب حق کا ڈھونگ رچائے عام لوگوں کو بیوقوف بنائے چلے جا رہے ہیں وہ جھوٹے ہیں۔

حرفِ آخر :-

ہماری اِس تصنیف سے کوئی حنفی بھائی یہ مطلب ہرگز نہ لیوے کہ ہم نے تنقید برائے تنقید کی وجہ سے اسے مرتب کیا ہے بلکہ ہم نے صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے حتی الواسع یہ کوشش کی ہے کہ ہر بات کھول کر بیان کی جاوے تاکہ ہمارے حنفی بھائی راہِ راست پر آجاویں اور ہمارا اور اُن حنفی بھائیوں کا حشر راہِ راست پر آئیں۔

خاتمہ بالخیر ہو (آمین)

وَمَا عَلَيْنَا إِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْن

حدیث شریف

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَعَلَّمَ عِلْمًا مِمَّا یُبْتَغٰی بِهٖ وَجْهُ اللّٰهِ لَا یَتَعَلَّمُهٗ اِلَّا لِیُصِیْبَ بِهٖ عَرَضًا مِّنَ الدُّنْیَا لَمْ یَجِدْ عَرْفَ الْجَنَّةِ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ یَعْنِیْ رِیْحَهَا۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَ اَبُوْدَاوٗدَ وَ ابْنُ مَاجَةَ)

ترجمہ :- حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی علم سیکھے ایسا جس سے اللہ کی رضامندی تلاش کی جاتی ہے وہ نہیں سیکھتا اس کو مگر اس لئے کہ دُنیا کے اسباب (مال و دولت) کو پالے قیامت کے دن جنت کی عرف یعنی اُس کی خوشبو نہ پائے گا۔

رواہ احمدؒ۔ ابوداؤدؒ۔ ابن ماجہؒ

نوٹ :- آج کل دُنیا میں اکثریت ایسے علماء کی ہے جو علم سیکھتے ہی اس لئے ہیں کہ وہ دُنیا کی مال و دولت و شہرت حاصل کریں جس کی وجہ سے ہی یہ فرقہ بندیاں نمودار ہوئی ہیں اور ایسے علماء جو علم سیکھتے ہی اسی لئے ہیں کہ وہ دنیا کے اسباب کو حاصل کریں وہ یہ یاد رکھیں کہ اُن کا جنت میں داخل ہونا تو کجا وہ بقول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنت کی خوشبو تک نہ پائیں گے۔

نعرہِ حق ایک دینِ حق	نعرہِ کُفر چار دین حق
یعنی کتاب وسنّت	یعنی خود ساختہ

عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ لَحْمٌ نَبَتَ مِنَ السُّحْتِ وَکُلُّ لَحْمٍ نَبَتَ مِنَ السُّحْتِ کَانَتِ النَّارُ اَوْلٰی بِہٖ۔

رَوَاہُ - اَحْمَدُ وَالدَّارِمِیُّ وَالْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ

ترجمہ: حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے جنّت میں وہ گوشت داخل نہیں ہوگا جو گوشت حرام مال سے پلا ہو ہر وہ گوشت (یعنی خواہ وہ کسی علماء - پیر و مُلّاں وغیرہ کا ہو یا کہ بادشاہ - وزیر - فقیر کا ہو یا کسی شیخ - چوہدری - سیّد وغیرہ کا ہو یعنی خواہ کسی بھی شخص کا ہو) جو حرام مال سے پلا ہو آگ اُس کے زیادہ لائق ہے

رواہُ - احمدؒ - دارمیؒ - بیہقیؒ

اطلاعِ عام:

مصنّف کی طرف سے ہر خاص و عام کو اجازت ہے کہ وہ اِس کتاب کو چھپوا سکتے ہیں - لہٰذا جو بھائی چھپوا نہ سکتے ہوں، وہ پانچ روپیہ فی کتاب کے حساب سے کم از کم بیسؔ کتاب ہم سے خرید سکتے ہیں لہٰذا جو بھائی اس کتاب کو چھپوا کر یا خرید کر راہِ لِلّٰہ اپنے حنفی بھائیوں میں تقسیم کرے تو اللہ تعالیٰ اُس کے مال و جان میں برکت عطا فرمائے اور اُس کی حفاظت کرتے ہوئے دُنیا کی ذلّت و آخرت کے دردناک عذاب سے بچائے - آمین ثُمّ آمین ؛

نشرو اشاعت جاری رکھنے کے لئے ھدیہ صرف ---۶ روپے